ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

للہ الحمد والمنۃ کہ کتاب ہذا مصنفہ جامع معقول ومنقول
حاوی فروع واصول محقق مدقق محمد عبد الغفار خان خلیفہ

تنبیہ الغافلین

اعظم حضرت مجدد مائۃ رابع عشر نائب حضرت خیر البشر
سیدنا مولانا محمد ارشاد حسین احمدی

حامدی پریس رامپور میں طبع ہوا

باراول ۱۰۰۰
حسب فرمائش مولوی عبد الجبار خاں خلف [illegible] ساکنہ ریاست رامپور گھیر نجو خاں مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید العالمین وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین اللہم ارنا الحق حقا والباطل باطلا واہدنا الی صراط مستقیم اما بعد کہتاہی بندہ ضعیف خطاوار محتاج عفو پروردگار محمد عبدالغفار کمترین کفش برداران سرکار والا تبار قیوم زماں قطب دوراں مجدد مائۃ رابع عشر نائب خیر البشر امامنا وسیلتنا فی الدارین مولینا ومولی الثقلین محمد ارشاد حسین رحمۃ اللہ علیہ روحی وقلبی فداہ متوطن مصطفے آباد عرف رامپور افغانان کہ اس عہد کفار میں نہ تقوی رہا نہ دیانت نہ امانت ہر شخص اپنے خیال کا پابند حکومت کیطرف سے وہ آزادی کہ اگر کفر کو کوئی اسلام کہے اسلام کو کفر قرار دے حرام کو حلال کہے حلال کو حرام بدعت کو سنت سنت کو بدعت کوئی پرسان حال نہیں اہل علم کا یہ حال کہ جس کے دلمیں جو آیا لکھا چھپوایا شایع کردیا حکومت اسلام نہیں کہ روکے گی کثیر مسائل اور فتوے ایسے نظر سے گذرے کہ احکام شرع کو درہم برہم کردیا جو امور سلفا وخلفا معمول بہا چلے آتے تھے انکو بدعت قرار دیا کفر وشرک ٹھیرا لیا امور خیر کو مسدود کیا لوگ جو خیرات کرتے تھے وہ حرام ہو گئی جو علما وعظ میں حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجالس عامہ میں تعین یوم کرکے بیان کرتے تھے وہ بدعت اور حرام ہو گیا بیان ولادت بیان معراج جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے الی یومنا ہذا اکثر دیار اسلام میں مروج چلا آتا ہے اسوقت کے اہل علم نے جو خیر خواہ حکومت کے ہیں نو ایجادی انکی عادت ہے حسب مرضی بادشاہ وقت تفرقہ اندازی اہل اسلام میں جنکا شیوہ ہے ان امور کو ناجائز اور ممنوع قرار دیا ایک فتوی سال گذشتہ امروہہ سے آیا تھا اس میں یہ قرار دیا تھا کہ حال معراج راز و نیاز کا معاملہ ہے مجالس عامہ میں ذکر اس کا اللہ اور اس کے رسول کی شان سے نہیں سمجھتے نہ کوئی دلیل شرعی اسکے جواز کی ہے مصحح نے اسپر یہ اضافہ کیا کہ جس عبادت خاص کا شارع کی جانب سے تعین وقت نہو اس عبادت کا خاص وقت میں التزام کرنا بدعت اور ناجائز ہے ذکر معراج خاص وقت مقرر کرکے یقینا ناجائز ہے اور شرکت اسمیں موجب عذاب ہے اصرار مندوب پر بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے جو فعل شریعت کیجانب سے واجب نہ ہو التزام کرکے ممنوع ہو جاتا ہے ایسے امور منکر ٹھہرا دیں بلکہ لاکھوں کے عقائد خراب ہو گئے خیراتیں بند ہو گئیں مجالس وعظ ونصیحت کی شرکت عوام نے ترک کردی ان امور پر نہ مجیب نے نہ مصحح نے کوئی حدیث نقل کی نہ کوئی روایت خیالی گھوڑے دوڑائے ہیں

یہ امر ظاہر ہے کہ دعوی بلا دلیل قابل اعتبار نہیں اسکے رد میں ہم ایک حدیث مسلم شریف کی نقل کرتے ہیں جسکا خلاصہ
مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ قرب قیامت میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو تمکو ایسی باتیں سناوینگے جو نہ تمنے سنی ہوں نہ تمہارے باپ
دادا نے سنی ہوں بچو ان سے تاکہ نہ گمراہی میں ڈالدیں تمکو اور فتنے میں مخبر صادق ایک ہزار ساڑھے چار سو برس پہلے
انکی خبر دیچکے ہیں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون
یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم مشکوۃ لہذا اسی لیے
کاتب الحروف نے واسطے تنبیہ عوام کے یہ رسالہ مختصر تنبیہ الغافلین تحریر کیا تاکہ یہ بات ظاہر ہو جاوے کہ جو امور خلف
سلف صالحین سے مروج چلے آتے ہیں وہ موافق شرع شریف ہیں سنت و مستحب موجب ثواب ہیں نہ موجب عذاب
ہم نے اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور دو باب اور خاتمہ پر مرتب کیا ہے مقدمہ اسمیں چند امور بیان کیے ہیں
پہلا امر یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ میری امت یعنی کلمہ گو تہتر فرقے ہو جاوینگے کل
ناری دوزخی ہیں مگر ایک فرقہ ناری دوزخی نہیں یعنی ناجی جنتی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کونسا
فرقہ ہے جو ناری دوزخی نہیں یعنی ناجی اور جنتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ فرقہ ہے جس نے
میرا طریقہ میرے صحابہ کا طریقہ اختیار کیا ہے ستفترق امتی الی ثلثۃ وسبعین فرقۃ کلہم فی النار الا واحدۃ قالوا من ہم
یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی انتہی بقدر الحاجۃ رواہ الترمذی واصحاب السنن اس حدیث سے ظاہر ہو گیا کہ امت اجابت کا ایک فرقہ
ناجی ہے کہ دوزخ میں ہرگز داخل نہوگا جسکی شان میں حق تعالی فرماتا ہے اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون ترجمہ
یہ لوگ اللہ تعالی کے گروہ ہیں آگاہ ہو بیشک گروہ اللہ کا فلاح پانیوالا ہے دوسری جگہ فرماتا ہے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم
یحزنون ترجمہ آگاہ ہو اللہ کے اولیا نہ خوف ہے اُنپر نہ محزون ہونگے یہ فرقہ ناجی اہل سنت والجماعت کہلاتا ہے
اہل شرع کے عرف میں اور دوسرے فرقے جو ناری ہیں وہ عرف شرع میں بدعتی و اہل اہوا اُنکو کہا جاتا ہے اور اسوقت
میں اہل سنت کا حصر مقلدین مذاہب اربعہ حنفیہ شافعیہ مالکیہ حنبلیہ میں ہے اسپر اجماع ہے امت مرحومہ کا اہل حل
وعقد کا یہ اجماع شرقاً وغرباً علماء کا ہوا ہے زمانہ خلفاء عباسیہ میں جو مالک اور حاکم تمام دنیا کے تھے نقل کیا
اسکو طحطاوی نے اور انتصار الحق میں ۔

دوسرا امر ۔ ہر فرقہ مدعی ہے کہ فرقہ ناجیہ ہم ہیں اور ظاہر ہے کہ دعوے بلا حجت و دلیل
کے قابل اعتبار نہیں ہوتا لہذا ہم حجت و دلیل پیش کرسکتے ہیں کہ وہ فرقہ ما انا علیہ واصحابی
جو طریقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور طریقہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر ہے وہ ہم ہیں نہ ہمارے مخالف
حسب فرمان حق تعالے لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ ہم اہل سنت والجماعت کے

پاس اس دعوے پر بہتسے دلیلیں ہیں

پہلی دلیل حدیث ابن مسعود کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تعلیم یہ تھا کہ مجالس عامہ میں جو بیان کرنا مقصود ہوتا تھا
بیان فرماتے تھے اور تعیین یوم و وقت بھی فرماتے تھے اور اُسپر مداومت فرماتے تھے اور ناغہ نہیں فرماتے تھے
اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی طریقہ تھا وعن شقیق قال کان عبداللہ ابن مسعود یذکر الناس فی کل خمیس فقال له
رجل یا اباعبدالرحمن لوددت انک ذکرتنا کل یوم قال اما انه یمنعنی من ذلک انی اکره ان املکم وانی اتخولکم بالموعظة کما کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بہا مخافة السامة متفق علیہ مشکوٰۃ صاحب مرقاۃ شارح مشکوٰۃ تحریر فرماتے ہیں التخول التعہد قال
ابن الملک ای یعظنا یوما دون یوم وقتا دون وقت انتہی خلاصہ ترجمہ حدیث کا جو متفق علیہ بخاری و مسلم کی ہے کہ عبداللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو وعظ کہا کرتے تھے کسی نے اُن سے کہا کہ آپ ہر روز وعظ کیوں نہیں کہتے آپنے جواب دیا
کہ میں نے وہ عادت اختیار کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت اختیار کی تھی کہ ایک دن اور وقت ہر ہفتہ
میں معین تھا ہر روز وعظ و نصیحت نہیں کرتے تھے تاکہ لوگوں کو ناگوار نہو اس حدیث سے ظاہر ہوگیا کہ دن اور وقت مقرر کرنا واسطے
وعظ کے طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا ہم اہل سنت کا بھی یہی طریقہ ہے ہمارے مخالف اس
تعیین کو بُرا اور گناہ اور موجب حرمت و عذاب جانتے ہیں تو ہم فرقہ ناجیہ کے ہوئے اور ہمارے مخالف دوسرے فرقہ کے
دوسری دلیل حدیث بخاری کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے احب الدین الیہ ما داوم علیہ صاحبہ انتہی
عینی شارح بخاری فرماتے ہیں والمطلوب بہذا المداومة والمواظبة وکلما واظب علیہ العبد و داوم زاد من اللہ محبة
لان اللہ تعالی یحب مداومة العبد علی العمل الصالح انتہی عینی شرح بخاری احب الدین ای احب العمل اذ الدین الطاعة
انتہی کرمانی شرح بخاری اکثر الاعمال ثوابا ادومہا وعن عائشة ان احب الاعمال الی اللہ ما دوم علیہ وان قل انتہی
فتح الباری شرح بخاری خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کو سب سے زیادہ وہ عمل صالح اور طاعت عبادت
پسندیدہ ہے کہ جسپر بندہ مداومت کرے خواہ وہ عمل قلیل ہو اور یہ ظاہر ہے کہ کمی و بیشی فرائض و واجبات
میں ممکن نہیں تو مراد اعمال سے اعمال مستحبات و مندوبات ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور صحابہ
رضی اللہ عنہم کا بھی طریقہ یہی تھا ہم اہل سنت کا بھی یہی طریقہ ہے ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ مستحب یا مندوب پر التزام
و مداومت کرنے سے ممنوع اور باعث گناہ و عذاب ہو جاتا ہے **تیسری دلیل** حدیث من احب سنتی فقد احبنی
ومن احبنی کان معی فی الجنة انتہی رواہ الترمذی ترجمہ جس نے میری سنت کو دوست رکھا اور پسند کیا اور مجھکو
دوست رکھا اور جس نے مجھکو دوست رکھا ہے ساتھ جنت میں ہوگا و جاننا لازم ہے کہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریقہ بھی یہی تھا کہ جب کام نیک کو کرتے تھے التزام سے کرتے تھے اسکو ترک نہیں کرتے تھے کما قال
حضور فرماتے ہیں کہ اللہ کو پسند وہی عمل ہے جسپر مداومت بندہ کرے حق تعالیٰ نے مذمت اُن لوگوں کی کرتا ہے کہ دوسروں کو
کہتے ہیں اور خود نہیں کرتے ہیں لم تقولون ما لا تفعلون اور ہمارے مخالف التزام کو ممنوع جانتے ہیں

پہلی دلیل حدیث ابن مسعود

دوسری دلیل حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا

تیسری دلیل حدیث انس رضی اللہ عنہ

چوتھی دلیل من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بہا انتہی رواہ الترمذی ترجمہ جس نے میری سنت کو جاری کیا جو میرے بعد متروک ہو گئی تھی اُسکو اجر سب عمل کرنیوالوں کا ملیگا دیکھو یہ ہمارے مخالفین نے بیان معراج کو بدعت قرار دیکر متروک کرا دیا یہانتک اغوا کیا کہ شرکت اس جلسہ میں حرام اور موجب عذاب ہے عوام نے شرکت اور جلسے بیان معراج کے موقوف کر دیئے حالانکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس بہت مرتبہ ذکر معراج کا مجالس عامہ میں بیان فرمایا ہے تو یہ سنت ہوا ہم لوگ اہل سنت ہوے جو مجالس عامہ میں ذکر معراج کرتے ہیں اور دوسروں کو ترغیب دلاتے ہیں یا ہمارے مخالف اہل سنت ہوئے جو اس سنت کو مٹا رہے ہیں جابجا کے جلسے بیان معراج کے بند کر دیئے ہیں اور لوگوں کو شرکت سے روک دیا ہے **پانچویں دلیل** من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید انتہی رواہ البیہقی ترجمہ جس نے میری سنت کو مضبوط پکڑ لیا وقت فساد امت میری کے اُسکے واسطے سو شہیدوں کا ثواب ہے ہم ترویج میں اس بیان معراج کی کوشش کرتے ہیں اور ہمارے مخالف اسکو مٹاتے ہیں تو کس نے طریقہ سنت اختیار کیا **چھٹی دلیل** حدیث علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ انتہی رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ ترجمہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم میری سنت اور میرے خلفاے راشدین کی سنت کو قال فی مجمع بحار الانوار ناقلا عن شرح جامع الاصول ذکرہا فی شرح بخاری وفی ح عمر فی قیام رمضان نعمت البدعۃ ہی نوعان بدعۃ ہدی وبدعۃ ضلالۃ فمن الاول ماکان تحت ماندب اللہ ورسولہ الیہ وحض علیہ فلا یذم علیہ لوعد الاجر علیہ بحدیث من سن سنۃ حسنۃ وفی ضدہ من سن سنۃ سیئۃ ہو التراویح من الاول لانہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یسنہا لہم وانما صلاہا لیالی ثم ترکہا وہی فی الحقیقۃ سنۃ لحدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین ک فان قیل قد صلاہا النبی صلے اللہ علیہ وسلم فکیف یکون بدعۃ قلت لم یثبت کونہ صلے الثلثۃ الاول او کل لیلۃ او بہذہ الصفۃ فان قیل کیف قال لا یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ وقد صلے بالناس عشرین رکعۃ لیلتین ولم یخرج للثالثۃ خشیۃ الفرض قلت المثبت مقدم علی النافی قولہ والتی تنامون عنہا ای فارغین عنہا ای الصلوۃ اول اللیل افضل من آخرہا انتہی بقدر الحاجۃ کاتب الحروف اس واقعہ کو حسب تصریح شراح حدیث بیان کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے رمضان میں واسطے اعتکاف کے مسجد شریف میں ایک حجرہ چٹائی کا بنایا جاتا تھا اُس میں تشریف رکھتے تھے ایک رات بعد عشا حجرے سے باہر تشریف لائے اور جو صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد میں موجود تھے اُنکو ساتھ لیکر نماز کو کھڑے ہوگئے بیس رکعتیں پڑھیں پھر حجرہ میں فجر کو اُسی حجرہ میں چلے گئے دوسری رات کو کثیر صحابہ جمع ہوگئے اس رات میں بھی حضور نے بیس رکعتیں جماعت سے پڑھیں دوسرے روز یہ خبر علی العموم مشہور ہوگئی تیسری رات کو مجمع کثیر صحابہ رضی اللہ عنہم کا مسجد میں جمع ہوگیا

اور رات کو حضور حجرے سے باہر تشریف نہ لائے فجر کو فرمایا کہ یہ فعل مجھکو بہت پسند ہی خوف فرض ہو جانیکا ہی اگر فرض ہو جاوے تو امت کو تکلیف ہو جاوے گی لہذا مین باہر نہیں آیا جب لوگونکو زمانہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ کا ہوا آپنے رمضان مین شب مین دیکھا کہ متعدد جماعتیں ہو رہی ہین آپنے یہ حال دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا کہ قاری واحد مقرر کیا جاے اور باقی لوگ اوسکی اقتدا کریں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُس کو پسند کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسپر اتفاق ہو گیا اُسی روز سے یہ بیس رکعت پڑہنا جماعت سے بعد نماز عشا اول شب میں رمضان میں مقرر ہوا اور مسلمان اسکو کرنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نماز کو اول شب میں پڑہکر فارغ ہو کر سونا افضل ہی اسسے کہ آخر شب میں پڑھیں فقہانے اس صلوۃ لیل کا جو بیس رکعت رمضان میں بعد عشا پڑہی جاتی ہیں تراویح نام رکھا حرمین شریفین اور تمامی دیار اسلام میں یہ سُنت مروج ہو گئی قرون ثلثہ میں بلا خلاف اس کے اہل اسلام اسکو کرتے رہے بعد قرون ثلثہ جب فرقہ ضالہ مبتدعہ ظاہر ہوئے روافض خوارج معتزلہ قدریہ جبریہ وغیرہ اُنہوں نے اس سُنت پر اعتراض کرنا شروع کیا اور مخالفت کی محققین نے اُنکے جواب دئے صاحب مجمع بحار اس حدیث کی تحقیق فرماتے ہین اور مخالفین کے اعتراض رد کرتے ہین کرمانی شرح بخاری سے نقل کرتے ہین قول مخالفین کا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعت سے زیادہ کبھی نہیں پڑہیں نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں حالانکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قد صلی بالناس عشرین رکعۃ لیلتین ولم یخرج للثالثۃ خشیۃ الفرض جبتک پڑھیں بیس رکعتیں آدمیوں کے ساتھ جماعت سے دو راتوں میں اور تیسری رات میں حجرہ مبارک سے تشریف نہیں لائے کہ جماعت سے پڑہتے بوجہ خوف فرضیت کی یعنی بوجہ خوف اس امر کے کہ بیس رکعت تراویح پڑہنا فرض نہو جاویں صاحب کرمانی اس اعتراض کا جواب دیتے ہین کہ مثبت مقدم ہوتا نافی پر بلا شبہ پڑہنا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیس رکعت تراویح جماعت کے ساتھ نقل صحیح سے ثابت ہی اور قول نافیین انکار کرنیوالوں کا محمول ہے اوپر عدم اطلاع کے اور اُسپر دلیل لفظ قد صلی بالناس ہی لہذا مثبت مقدم ہوا اوپر نفی کے اس تحقیق سے ظاہر ہو گیا کہ تراویح پڑہنے والے مصداق ما انا علیہ واصحابی کے ہین فرقہ ناجی اس سُنت موکدہ کے **ساتوین دلیل** حدیث من سن سنۃ حسنۃ الخ ہے کما نقلہ صاحب مجمع البحار عن جامع الاصول وجہ استدلال یہ ہے کہ خلیفہ دوم نے ان تراویح کو نکالا اور رواج دیا اور فرمایا نعمت البدعۃ اگرچہ بیس رکعات اصل کی اعتبار سے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین لیکن بہیت کذائیہ نکالے ہوئے خلیفہ ثانی کے ہین علیکم بسنتی وسنت خلفای الراشدین دونوں قسموں مین داخل ہین اور من سن سنۃ حسنۃ میں بھی یہ تراویح داخل ہین زمانہ خلافت خلیفہ ثانی سے معمول بہا صحابہ تابعین وغیرہم سارے عالم کے اہل اسلام کا ہو گیا لہذا یہ تراویح پڑھنا طریقہ ما انا علیہ واصحابی کا ہوا اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ نہ پڑہنے والے اس بیس رکعت تراویح کے کس میں داخل ہین آیا فرقہ ناجیہ میں یا ناریہ میں۔

آٹھویں دلیل

آٹھویں دلیل اسی حدیث میں من سن سنۃ حسنۃ الخ سے یہ قایم ہوتی ہے کہ نزدیک آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو نیا طریقہ دین میں نکالا جاتا ہے وہ دو قسم پر ہے ایک حسنہ دوسرے سیئہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کو نعمت البدعۃ کہا ان کے نزدیک بھی بدعت کی دو قسمیں ہوئیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو پسند کیا اور اتفاق کیا تو اس سے ظاہر ہو گیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک بھی بدعت حسنہ اور سیئہ ہوتی ہے اور ہم اہل سنت والجماعت اسی کے قایل ہیں کہ بدعت حسنہ اور سیئہ ہوتی ہے تو ہم ما انا علیہ واصحابی سے ہو گئے یا وہ لوگ جو مطلقا بدعت کو ضلالت کہتے ہیں اور مقولہ کل بدعۃ ضلالۃ مؤول ہے ساتھ بدعت سیئہ کے کل کی اضافت طرف بدعت کے واسطے عہد کے ہے یعنی کل بدعۃ سیئۃ ضلالۃ کما فی شرح جامع الاصول یا مخصوص منہ البعض ہے جیسا کہ امام نووی نے شرح مسلم میں تحقیق کی کل بدعۃ ضلالۃ خص منہ ما ہو واجب او مندوب او مباح انتہی مختصرا

نویں دلیل

نویں دلیل حدیث اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار سے استدلال یہ ہے کہ زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جب سے کہ سنت تراویح کو قایم کیا صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین تبع تابعین مقلدین حنفیہ شافعیہ مالکیہ حنبلیہ سب تمامی دیار اسلام عرب و عجم میں یہ تراویح معمول بہا سواد اعظم کا ہے اسپر توارث دلیل ہے علامہ حمید الدین ضریری اپنی حاشیہ ہدایہ میں تحریر فرماتے ہیں التوارث کالتواتر ابن الہمام فتح القدیر میں توارث کی معنی بیان فرماتے ہیں کہ علی العموم بیٹے اپنے بڑوں کو ایک فعل کرتے دیکھا انہوں نے اپنے پہلوں کو وہی فعل کرتے دیکھا یہ سلسلہ صحابہ تک صحابہ سے حضور تک پہونچگیا اس نقل فعل کو توارث کہتے ہیں جیسے تواتر مفید یقین ہے تواتر نقل قول ہے توارث نقل فعل ہے کثرت ناقلین کی اس حد کو احتمال کذب مرتفع ہو جاوے دونوں میں شرط ہے اور نہ پڑھنے والے تراویح کے بمقابلہ اون لوگوں کے جو تیرہ سو برس سے پڑھتے چلے آئے ہیں اقل نفر ذرہ ہے تو من شذ میں کون داخل ہوا ہم یا ہمارے مخالف

دسویں دلیل

دسویں دلیل عن مالک عن انس بلاغا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ انتہی رواہ فی الموطا ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑیں میں نے تم میں دو چیزیں ہرگز نہ گمراہ ہو گے تم جب تک تم کتاب اللہ اور سنت رسول پر قایم رہو گے انصاف سے جواب دو کہ تراویح پڑھنے والے ذکر معراج مجالس عامہ میں کرنیوالے عامل کتاب اللہ اطیعوا الرسول کے اور سنت رسول اللہ پر ہیں یا تارکین ہم نے کئی احادیث کتب احادیث سے انتخاب کی تہیں لیکن بخوف طوالت دسویں حصہ پر اکتفا کیا تلک عشرۃ کاملۃ اب ہم چند آیات قرآنی نصوص قطعیہ پیش کرتے ہیں قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ترجمہ کہو تم اے حبیب میرے اپنی امت سے اگر دوست رکھتے ہو اللہ کو تو تابعداری کرو میری تم کو اللہ اپنا محبوب بنا لیگا اور سارے گناہ تمہارے بخش دیگا شرح جامع الاصول میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں فاجعل اتباعنا لنا ایے مقتفین آثارنا باحسان ترجمہ لے اللہ

کرے اتباع ہمارے کو ہم میں سے یعنی پیروی کریں ہمارے قدم بقدم ساتھ احسان کے یعنی خالصاً لوجہ اللہ
اس سے ظاہر ہو گیا کہ کامل اتباع یہی ہے کہ اقوال اعمال احوال نیت لوجہ اللہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی
اللہ عنہم کی پیروی کرے گا وہی مصداق ما انا علیہ واصحابی کا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سوا
فرائض و واجبات کے کہ جنکے واسطے تعین اوقات جناب شارع سے ہے ہر کار خیر کیواسطے دن اور وقت مقرر کرتے
تھے اور وقت معین پر اُس کام کو کرتے تھے کتب احادیث میں وسیر اور وقایع سے بھری ہوئی ہیں منجملہ
چند امور بیان کرتے ہیں کوئی کسیکی دعوت کرتا تھا تو تعین وقت اور دن کرتا تھا کوئی نکاح یا منگنی ہوتی
تھی اوسکے واسطے تعین وقت اور دن ہوتا تھا کوئی کسی سے وعدہ آنیکا کرتا تھا اس کے واسطے تعین
ہوتی تھی جہاد کیواسطے جو لشکر بھیجا جاتا تھا اس کے واسطے تعین وقت ہوتی تھی جو طاعات وعبادات نوافل
نماز روزہ صدقہ وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم اختیار کرتے تھے بمقتضائے حدیث میں عن عائشۃ ان احب
الاعمال الی اللہ ما دوم انتہی فتح الباری تعین وقت کرکے اسپر مداومت اور التزام کرتے تھے خاص کر وہ
کار خیر جس میں اجتماع اہل اسلام کی حاجت ہوتی ہے جب تک پہلے سے دن اور وقت مقرر نہ کیا جاوے اور
اطلاع نہو وہ کام نہیں ہو سکتا جیسے ہم عبد اللہ ابن مسعود سے حدیث وعظ کے بارے میں نقل کر چکے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہی طریقہ تھا کہ وعظ و تذکیر کیواسطے دن اور
وقت معین کرتے تھے تاکہ لوگ مطلع ہوں اور شریک جلسہ ہوں اس زمانہ میں جو ہم لوگ ولادت شریف کو مثل وعظ و نصیحت کیواسطے
دن اور وقت معین کرتے ہیں یہ خاص اتباع قرن اول کا ما انا علیہ واصحابی کا ہے دوسری آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ہے
اور تیسری آیت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ہے چوتھی آیت الذین یتبعون الرسول النبی الامی الآیۃ پانچویں آیت
ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ترجمہ دوسری آیت کا تابعداری اور اطاعت کرو اللہ اور رسول
کی یہ حکم ہے امت کو اللہ تعالیٰ کی تابعداری کرنا اور اسکی رسول کی سب امت پر فرض عین ہے تیسری آیت کا
ترجمہ جس نے تابعداری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیشک وہ تابعدار اور مطیع ہوا اللہ کا حصر کر دیا
اللہ کی تابعداری کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں میں چوتھی آیت کا ترجمہ اوصاف امت مرحومہ
سے ہے تابعداری کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمہ پانچویں آیت کا جو دیویں تم کو رسول پس لو
اس کو اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو یہ حکم شامل ہے جمیع احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اتباع کامل جب ہی ہوگا کہ اقوال افعال احوال میں قدم بقدم پیروی کرے جسکی تفصیل تحت میں پہلی آیت
کے تحریر کر چکے حاجت اعادہ نہیں یہ پانچ نصوص قطعیہ یہی دلیل ہیں ہمارے مدعا پر کہ مصداق ما انا علیہ واصحابی
ہم ہیں نہ ہمارے مخالف اگرچہ کلام الٰہی میں کثیر آیات نصوص قطعیہ اس مضمون کی وارد ہیں لیکن ہم [illegible] پانچ ہی پر

بخوف طوالت اکتفا کیا اگرچہ ہم ابتدا ہی میں رد میں امروہی کے فتوے کی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل
کر چکے ارباب بصیرت کیواسطے وہی حدیث کافی ہے اور تفصیلی جواب اُس فتوے کا اور مصححین کا ان احادیث اور
آیات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے لیکن مجیب صاحب نے جو اپنا مافی الضمیر خیال ظاہر کیا ہے خلاصہ جس کا یہ ہے
کہ شب معراج خلوت کی شب ہے راز و نیاز کی رات ہے تنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل علیہ السلام
کو بھیجکر طلب فرمایا مجمع کرنا اور لوگوں کو بلا کر یکجا کرنا خلوت تنہائی کے مناسب نہیں مجمع کرنا اس شب میں جو
شب معراج اور تنہائی کا معاملہ ہے مناسب نہیں سمجھتے نہ کوئی شرعی دلیل اس مجمع کرنیکی ہم لوگوں کے
پاس ہے اقول قصہ شب معراج اظہر من الشمس ہے حق تعالے نے اپنے کلام پاک میں دو جگہ ذکر کیا ہے
جس کو تمام عالم کے اہل اسلام پڑھتے ہیں بہت سے مجمعوں میں مختلف اوقات میں تفصیلی حالات معراج
کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس بیان فرمائے ہیں نماز اسی شب میں فرض ہوئی ہے اگر حسب
بیان مجیب وقائع شب معراج کے امور قابل اخفا ہوتے تو حق تعالے ذکر معراج کا اپنے کلام پاک
میں نازل نفرماتا حضور صلے اللہ علیہ وسلم مجامع عامہ میں اس معراج کے تفصیلی حالات بیان نفرماتے اگر
مجیب صاحب نے کتب احادیث و سیر و تفسیر کو دیکھا ہوتا تو یہ نفرماتے کہ تنہا جبریل کو بھیجکر حضور کو بلوایا

ونزل جبریل و میکائیل و اسرافیل ومع کل واحد منہم سبعون الف ملک انتہی روح البیان شب معراج کو
جبریل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام آئے تھے اور ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے تھے اسیطرح
مدارج النبوۃ میں ہے کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے تھے اور یہ بھی لکھا ہے کہ علاوہ ان کے اسّی ہزار
فرشتے داہنی جانب اور اسّی ہزار فرشتے بائیں جانب براق کے اور ہاتھ میں ہر ایک کے مشعل نور عرش کی تھی
منقول است کہ آں شب ہشتاد ہزار فرشتہ بیمین براق و ہشتاد ہزار فرشتہ بر یسار براق و ہر یکے از نور عرش
شمع تاباں در دست گرفتہ فقط دو کتابوں کا حوالہ دیا گیا ورنہ روایات اکثر سیر و تفسیر و حدیث کی کتب میں موجود
ہیں مجیب ہم غلامان تنہائی میں ذکر اللہ کی کثرت حسب توفیق کرتے ہیں جواب ہم ذکر الٰہی کو تنہائی میں مانع
نہیں تو اس سے بحث ہی یہاں تو مسئلہ ذکر معراج سے سائل سوال کرتا ہے ؟ اسکے عدم جواز پر مجیب نے
کوئی دلیل پیش نہیں کی مجیب کا فعل اور قیاس مسئلہ شرعی کی دلیل نہیں ہو سکتا مجیب صاحب نے یہ حدیث دیکھی

نہیں دیکھی من ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی ومن ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر من ملائہ ترجمہ جو بندہ ہمکو
اپنے نفس میں یعنی دل میں یاد کرتا ہے ہم اسکو اسی طرح یاد کرتے ہیں اور جو ہمکو گروہ اور مجمع میں یاد
کرتا ہے ہم اس کا ذکر اس گروہ سے جو گروہ بہتر ہوتا ہے وہاں ذکر کرتے ہیں۔ قول مجیب اگر کوئی
ذکر کرتا ہے [illegible] مجمع کرنا اور لوگوں کو یکجا کرنا اس شب معراج میں کہ تنہائی کا معاملہ ہے

اور اس کے رسول کے مناسب نہیں سمجھتے نہ کوئی دلیل شرعی اس مجمع کرنیکی ہم لوگوں کے پاس ہے

جواب مجیب صاحب کے کان تک یہ نص قطعی نہیں پہونچی حق تعالے فرماتا ہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ما انزل کا امت کو پہنچانا فرض عین تھا حق تعالے نے قصۂ معراج کو کلام اللہ میں دو جگہ ذکر کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ذکر کرنا معراج کا اور بیان کرنا قصہ معراج کو امت سے فرض عین تھا اکثر کا اتفاق اس امر پر ہے کہ ستائیسویں رجب کی رات میں مکہ معظمہ میں قبل ہجرت معراج ہوا ہے اور اسی رات کی صبح کو تمامی مکہ کے کفار اور مسلمانوں کو جمع کر کے قصہ معراج کو بیان فرمایا اہل اسلام نے تصدیق کی کفار نے انکار کیا مواہب لدنیہ معارج النبوۃ مدارج النبوۃ سیرت شامی سیرت حلبی تمامی بڑی بڑی کتب سیر نے اسکو بیان کیا ہے ہم یہاں بخوف طوالت مواہب لدنیہ کی عبارت پر اکتفا کرتے ہیں اکثر علماء بر آنند کہ معراج در سال دوازدہم از مبعث بودہ و در ماہ اختلاف است اشہر آنست کہ در شب بست و ہفتم رجب است بامداد ہمیں شب قصۂ معراج تقریر فرمودہ مومنان تصدیق کردند و کفار استبعاد عظیم نمودہ در انکار و تکذیب افزودند انتہی مختصراً بقدر الضرورت جس طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں قصہ معراج بیان فرمایا ہے اسیطرح مدینہ منورہ میں بھی قصہ معراج بیان فرمایا دیکھو مشکوۃ میں بخاری اور مسلم سے پانچ حدیثیں نقل کی ہیں مالک ابن صعصعہ سے دوسری انس ابن مالک سے تیسری ابو ذر سے چوتھی حدیث عبد اللہ ابن مسعود سے پانچویں حدیث جابر رضی اللہ عنہم سے ان احادیث میں تفصیلی حالات معراج کے بیان کئے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوقات مختلفہ میں مجامع مختلفہ میں مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں بارہا قصہ معراج بیان فرمایا ہے صاحب مرقاۃ شارح مشکوۃ تحریر فرماتے ہیں فلعلہ صلے اللہ علیہ وسلم حکی لہم قصۃ المعراج مرات تارۃ عبر بالحطیم و تارۃ اخرے بالحجر انتہی بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قصۂ معراج کو بہت دفع ذکر کیا ہے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر معراج کا بیان فرمایا ہے مختلف مجمعوں میں پہلی قرن میں کتابیں مؤلفہ نہیں کہ خاص لوگوں کو پڑہاتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا بھی طریقہ تھا کہ بطور وعظ مجالس عامہ میں ہر قسم کا بیان فرماتے تھے حدیث عبد اللہ ابن مسعود پہلے گذر گئی حاجت اعادہ نہیں صحابہ نے طریقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھا اور صحابہ سے تابعین نے اور تابعین سے تبع تابعین نے الی یومنا ہذا برابر یہ سلسلہ وعظ و نصیحت جاری چلا آتا ہے کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ دوسروں تک پہنچایا صحابہ سے تابعین نے جو سنا وہ تبع تابعین نے اپنے مابعد اروں کو پہنچایا ہم تک وہی امور جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی

پہونچے تھے ہمکو تواتراً پہونچے جو امور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے جو منقول ہیں ہمارا کرنا اتباع سنت ہے نہ
بدعت اُسکو بدعت کہنا مسلمان کا کام نہیں قرن اول سے تواتراً منقول ہوتا چلا آتا ہے کہ مجالس عامہ میں ذکر
قصہ معراج کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا صحابہ نے حضور کو دیکھکر اُس کا اتباع کیا اسکو بدعت قرار دینا
اور یہ کہنا کہ اسپر کوئی دلیل نہیں اُن لوگوں کا کام ہے جو علم سے بہرہ نہیں رکھتے جنکو علم حدیث تفسیر سیر سے
وقفیت ہوگی کبھی یہ حکم نہ کریگا اکثر لوگوں کو یہ خیال ہے کہ معراج خواب تھی لہذا ہم پر واجب ہوا کہ اوّلہ سے
ثابت کریں کہ یہ معراج کہ جسکا ذکر حق تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں دو جگہ بیان فرمایا ہے ایک سبحان الذی
اسریٰ سورہ بنی اسرائیل میں دوسری سورہ والنجم میں یہ معراج معراج جسمانی تھا بیداری میں خواب نہ تھا
یہی قول جمہور علماء کا ہے یہی قول محققین کا ہے یہی قول صوفیہ کرام کا ہے یہی حق ہے پہلا باب بیان میں
آیت اسرا نص قطعی سورہ بنی اسرائیل کے سبحان الذی اسرےٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ
الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر۔ ترجمہ پاک ہے وہ جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو مسجد حرام
سے طرف مسجد اقصےٰ یعنی بیت المقدس کی ایسی مسجد اقصےٰ کہ برکت دی ہمنے گرداگرد اُس کے تاکہ دکھائیں

پہلی وجہ استدلال

ہم اپنے بندے کو نشانیوں قدرت اپنی کو بیشک وہ سمیع و بصیر ہے پہلی وجہ استدلال اس آیت سے اسپر
کہ یہ معراج جسمانی تھا حق تعالےٰ نے اسرےٰ بعبدہ فرمایا اسرے کے معنے لغت میں سیر و سفر شب کے ہیں اور
سیر و سفر حرکت مکانی ہے اور یہ مختص ساتھ جسم کے ہے اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ یہ معراج
روح مع الجسم کے ساتھ تھا دوسری وجہ استدلال یہ ہے کہ حق تعالےٰ نے بعبدہ کہا عبد
عبارت جسد مع الروح سے ہے صراح میں ہے عبد بندہ خلاف حر تفسیر روح البیان میں ہے
فان العبد اسم للروح مع الجسد جمیعاً انتہی اور جب معنے عبد کے روح مع الجسد کے ہوے تو یہ
معراج جسکا بیان اس آیت میں ہے معراج جسمانی ہوا نہ خواب تیسری وجہ استدلال یہ ہے کہ
باتفاق جمیع فرق یہاں اس آیت میں مراد بعبدہ سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور لفظ محمد علم
شخصی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ہر علم شخصی دال اوپر اُس شخص معین کے ہوتا ہے
جسکے واسطے وہ لفظ موضوع ہے جب آپ پیدا ہوے تھے تو آپ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہانے
آپکا نام محمد رکھا تھا تو معراج جسمانی ہوا یہ تین وجہیں تین دلیلیں معراج جسمانی پر ہوئیں چوتھی دلیل حدیث
متفق علیہ بخاری اور مسلم کی عن جابر رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کذبنی قریش قمت
فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس اخبرہم عن آیاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ مشکوٰۃ باب المعراج لما کذبنی قریش ای قصۃ
الاسراء وطلبوا منی علامات بیت المقدس وما فی طریقہ من الانس قمت فے الحجر اے فی موضع بدبلی السعو

لیتجلی لی الشئ ثانیا اخبرہم عن آیتہ ای علامات بیت المقدس ودلالۃ مما یکون من شواہد حالات النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ودلائل معجزاتہ ای کان نظری واقع علیہ وجسدی حاضر لدیہ انتہی مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد پنجم باب المعراج
صفحہ ۲۳۹ ترجمہ حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب تکذیب کی میری قریش
نے تصریح کی مرقاۃ میں اس تکذیب کی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج کو قریش سے بیان کیا
تو تکذیب کی قریش نے اور طلب کیں مجھ سے علامات بیت المقدس کی کھڑا ہوا میں حجر میں یعنی اس موضع میں جہاں سے
معراج کو گیا تھا پس ظاہر کر دیا حق تعالے نے میرے سامنے بیت المقدس دوبارہ خبر کر دیتا تھا قریش کو علامات بیت المقدس
سے جو شواہد اور معجزات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں انتہی ترجمہ تکذیب قریش کی اس بنا پر تھی کہ قریش نے
غایت مستبعد جانا کہ بیت المقدس مکہ سے بہت دور ہے قوت انسانی سے یہ امر خارج ہے کہ ایک رات میں جائے اور
لوٹ آئے بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس معجزہ معراج کو الباصریح الدلالۃ اور قطعی الدلالۃ اوپر سیر جسمانی کے تھا
کہ احتمال تاویل ہرگز نہ تھا اگر احتمال رکھتا تاویل کا تو قریش تاویل کرتے تکذیب نہ کرتے لیکن قریش کو سوائے تکذیب
اور کوئی بات نہ سوجھی اگر بیان خواب ہوتا خواب میں آدمی دور دور سیر کرتا دیکھتا ہے کوئی استبعاد وبعید از عقل
وقیاس نہیں جانتا اگر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان معراج خواب ہوتا تو قریش ہرگز مستبعد اور خارج قوت
انسانی سے نہ جانتے اور نہ علامات بیت المقدس کو دریافت کرتے یہ تکذیب قریش کی اور استبعاد جاننا قریش کا
صراحۃً دال ہے اوپر سیر جسمانی کے اس حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ یہ معراج اور اسرار سیر جسمانی اور بیداری میں تھا
اور لفظ جسدی کا یہ حدیث میں مذکور ہے دلیل پنجم حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لقد رأیتنی فی الحجر وقریش تسألنی عن مسرای فسألتنی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتہا فکربت کربا ما کربت
مثلہ قط فرفعہ اللہ لی انظر الیہ ما یسألونی عن شئ الا انبأتہم رواہ مسلم ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک دیکھا میں نے اپنے آپ کو کھڑا ہوا حجر میں اور قریش
سوال کرتے تھے میری سیر سے یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے جانے آنے کا حال
شب معراج کا اور بیت المقدس کو جانا اور اسی رات میں لوٹ آنے کا حال بیان کیا قریش نے پوچھا
عمارات اور علامات بیت المقدس سے کہ مجکو اس وقت یاد نہ تھی پس محزون ہوا میں حزن شدید پس
سامنے نظر کے کر دیا حق تعالے نے بیت المقدس کو میں دیکھتا تھا بیت المقدس کو جس شئے
سے بیت المقدس کی قریش سوال کرتے تھے میں بتاتا تھا اور اس شئے کو قریش حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان سے بھی سمجھتے تھے کہ حضور بذات شریف بیت المقدس
کو تشریف لے گئے ہیں اس وجہ سے عمارات وعلامات بیت المقدس سے سوال کیا

اس حدیث سے بھی معراج جسمانی ثابت ہوا چھٹی دلیل حدیث استفتاح یعنی کھلوانا دروازوں
آسمانوں کا فانطلق بی جبرئیل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح قیل من ہذا قال جبریل ومن معک قال
محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخاری ترجمہ پس جبریل چلے میرے ساتھ یہاں تک کہ آئے سماء
دنیا کو پس جبریل نے کہا دربانوں آسمانوں سے کہ دروازہ کھول دو فرشتوں نے کہا کہ کون
ہو کہا جبریل کہا کون ہیں تمہارے ساتھ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم امام عینی شارح بخاری اسپر
لکھتے ہیں وہذا یدل علی ان معراجہ صلی اللہ علیہ وسلم کان بجسدہ اذ لو لم یکن بجسدہ لما استفتح
انتہی ترجمہ یہ پارہ ہے حدیث معراج کا جس کو مالک ابن صعصعہ سے بخاری نے نقل کیا ہے
یہ کھلوانا جبریل کا دروازی آسمان کو واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلیل قیل ومن معک
قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد علم شخصی جسم مبارک مع الروح کا ہے تو کھلوانا دروازی
آسمان کو واسطے تشریف لے جانے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آسمان پر دلالت کرتا ہے
اس بات پر کہ یہ معراج آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم کے ساتھ تھا اس واسطے کہ اگر
نہوتا ساتھ جسم کے تو دروازی آسمانوں کے نہ کھلواتے ساتویں دلیل تصریح امام قسطلانی کی
الاسراء بجسدہ وروحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یقظۃ الی السموات انتہی قسطلانی جلد اول صفحہ ۳۴۷
آٹھویں دلیل وجمہور السلف والخلف علی ان الاسراء بدنہ وروحہ انتہی عینی شرح بخاری جلد ثانی
صفحہ ۱۹۶ مطبوعہ مصر کتاب الصلوٰۃ باب الاسراء ترجمہ جمہور متقدمین اور متاخرین اس بات پر متفق ہیں کہ اسراء
معراج تھا ساتھ جسم اور روح کے نویں دلیل تصریح علامہ ابن حجر مصنف فتح الباری شارح بخاری
کی وہذا مصیر من المصنف الی ان المعراج کان فی لیلۃ الاسراء وقد وقع فی ذلک اختلاف فقیل کان
المعراج لیلۃ واحدۃ فی یقظۃ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا ہو المشہور عند الجمہور انتہی فتح الباری جلد اول
صفحہ ۳۴۹ اور یہ رجوع مصنف یعنی امام بخاری کا اس طرف ہے کہ معراج اور اسراء ایک رات
میں واقع ہوا ہے یعنی جس رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس تشریف لے گئے ہیں اسی رات
آسمانوں پر تشریف لیگئے ہیں اور اسراء معراج آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں ہوا ہے اور
یہ وہ قول ہے جو مشہور عند الجمہور ہے اگرچہ بعض نے اس میں اختلاف کیا ہے لیکن محقق نزدیک
امام بخاری کے اور شارحین بخاری کے یہی ہے کہ یہ اسراء اور معراج ایک ہی رات میں ہے اور بیداری میں
روح مع الجسم کے ساتھ ہے امام عینی نے کئی جگہ اس کی تحقیق کی ہے دسویں دلیل فالحق کان فی الیقظۃ بجسدہ لانہ
قد انکرتہ قریش وانما ینکر انکان فی الیقظۃ والرؤیا لا ینکر ولو کان العبد منہ انتہی عینی شرح بخاری جلد ۷ صفحہ ۶۳۹

ترجمہ پس حق یہ ہے کہ تہا معراج بیداری میں ساتہہ جسم مبارک کے اسلئے کہ انکار کیا اسکا قریش نے اور انکار اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ بیداری میں جسمانی ہو خواب کا کون انکار کرتا ہے اگرچہ اس سے بہی دور و دراز کا سفر خواب میں دیکھ لے اسپر متفرع فرماتے ہیں کہ حق مذہب وہی ہے جو جمہور کا ہے کہ یہ معراج جسمانی تہا گیارہویں دلیل وذہب معظم السلف الی انہ کان بجسدہ وفی الیقظۃ وہذا ہو الحق وہو قول ابن عباسؓ فیما صححہ الحاکم وعدد فی الشفاء عشرین نفسا قال بذلک من الصحابۃ والتابعین واتباعہم وہو قول اکثر المتاخرین من الفقہاء والمحدثین والمتکلمین وذہب طائفۃ الی ان الاسراء بالجسد لقظۃ الی بیت المقدس والی السماء بالروح والصحیح انہ اسری بالجسد والروح فی الیقظۃ فی القصۃ کلہا وعلیہ یدل قولہ تعالی سبحان الذی اسری بعبدہ اذ لو کان مناما لقال بروح عبدہ ولم یقل بعبدہ ولا یعدل عن الظاہر والحقیقۃ الی التاویل الا عند الاستحالۃ ولیس من الاسراء بجسدہ وحال یقظۃ استحالۃ انتہی عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۷ صفحہ ۲۲۹ ترجمہ اور گئے اکابرین سلف یعنی قرون ثلثہ کے عظماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین طرف اس بات کے کہ تہا یہ معراج جسمانی بیداری میں اور یہی وہ حق ہے اور یہ قول ابن عباس جراءت کا ہے تصحیح کی اس حدیث کی حاکم نے اور شمار کیا شفا میں بیس اکابرین کا صحابہ سے اور تابعین اور تبع تابعین سے کہ جنہوں نے قول کیا تہا کہ یہ معراج معراج جسمانی بیداری میں تہا اور یہی قول اکثر متاخرین فقہا اور محدثین اور متکلمین کا ہے اور گیا ایک طائفہ قلیل طرف اس بات کے کہ اسراء طرف بیت المقدس کے ساتہہ جسد کے بیداری میں تہا اور طرف آسمانوں کے ساتہہ روح کے تہا اور صحیح یہ ہے کہ سیر مکہ سے طرف بیت المقدس کے اور بیت المقدس سے طرف آسمانوں کے کل قصہ معراج کا ساتہہ جسم مبارک کے بیداری میں تہا اور اس پر دلالت قول اللہ تعالی سبحان الذی اسری بعبدہ ہے اسواسطے کہ اگر ہوتا یہ معراج خواب میں البتہ حق تعالی یوں فرماتا سبحان الذی اسری بروح عبدہ اور بعبدہ نفرماتا اور نہیں عدول کیا جاتا ہے ظاہر معنے حقیقی سے طرف تاویل معنے مجازی کے مگر وقت محال اور متعذر ہونے معنے حقیقی کے اور نہیں ہے سیر جسمانی اور حالت بیداری میں کوئی استحالہ انتہی شارح علیہ الرحمۃ نے دفع کر دیا اس بات کو کہ یہاں معنے مجازی لینا جائز نہیں مجاز وہاں لیا جاتا ہے کہ معنے حقیقی متعذر ہوں اور یہاں اور یہاں حقیقت متعذر نہیں بارہویں دلیل معراج جسمانی ہونے کی یہ ہے کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہو کر معراج کو تشریف لیگئے تہے براق ایک دابہ ہے کہ اجسام کو اوٹہاتا ہے قال فی روح البیان والیضاً البراق الذی ہو من جنس الدواب انما یحمل الاجساد انتہی۔

تیرھویں دلیل حدیث بخاری کی عن قتادۃ عن انس ابن مالک عن مالک ابن صعصعۃ ان نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثھم عن لیلۃ اسری بہ بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت فشق ما بین ھذہ الی ھذہ یعنی من ثغرہ الی شعرہ فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذھب مملوءۃ ایمانا فغسل قلبی ثم ملی ایمانا ثم اعید وفی روایۃ ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملی ایمانا وحکمۃ ثم اتیت بدابۃ دون البغل فوق الحمار ابیض یقال لہ البراق یضع خطوۃ عند اقصی طرفہ فحملت علیہ فانطلق بی جبرئیل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح انتہی بقدر الحاجۃ ترجمہ روایت ہی مالک ابن صعصعۃ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اُس رات کی کہ جس رات کے بارے میں سبحان الذی اسری بعبدہ آیت نازل فرمائی ہے اس حال میں کہ حطیم میں لیٹا ہوا تھا میں کہ ناگاہ آیا آنیوالا پس شق کیا اُس نے گلے سے زیر ناف تک پس نکالا میرے دل کو پھر لایا گیا میں ایک طشت سونیکا بھرا ہوا ایمان سے پس دھویا گیا دل میرا پھر بھر دیا گیا دل ایمان و حکمۃ سے پھر لایا گیا میں طرف ایک دابہ کے کہا جاتا ہے اُسکو براق پس سوار کیا گیا میں اسپر پس لیکر چلے مجکو جبرئیل یہانتک کہ آئی سماء دنیا کو جبرئیل نے دروازہ آسمان کا کھلوایا اس پارہ حدیث میں چار امر ہیں جنسے معراج جسمانی ثابت ہوتا ہے ایک لیلۃ اسری ہے کہ سیر عبارت نقل حرکت جسمانی سے ہے یہ خواص جسم سے ہے دوسرا امر شق صدر ہے غرض شق صدر سے یہ ہے کہ جو کثافت اس دنیا کی آب وہوا وغذا سے پیدا ہو گئی ہے جسم مبارک میں اُس سے پاک وصاف جسم مبارک ہو کر قابل سیر ملاء اعلے کے اور مقام دنے فتدلے کے ہو جاوے ورنہ یہ شق صدر بیکار ہوگا اگر سیر روحانی کا قول کیا جاوے یہ شق صدر بھی دال اوپر معراج جسمانی کے ہے۔ تیسرا امر براق ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو دابہ فرمایا مجکو اسپر سوار کیا اور مجکو آسمانوں کیطرف لیکر چلے یہ دلیل صریح ہے اوپر معراج جسمانی کے چوتھا امر جبرئیل علیہ السلام کا دروازہ آسمان کا کھلوانا اور بعد دروازہ کھلنے کے آسمان پر جانا یہ بھی دلیل صریح معراج جسمانی کی ہے اسیوجہ سے محققین نے جمہور سلف وخلف نے اکثر فقہاء محدثین متکلمین نے بیان شارع علیہ السلام سے نکالا ہے کہ یہ معراج جسم مع الروح بیداری میں ہوا ہے یہی حق ہے ورنہ تکذیب بیان شارع علیہ السلام کی لازم آویگی اور تاویل رکیکہ درپردہ انکار ہے اس حدیث شریف سے چار دلیلیں معراج جسمانی پر قائم ہوئیں اور اسی حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمانوں پر تشریف لیگئے ہیں اور جبرئیل علیہ السلام نے ساتوں آسمانوں کے دروازہ کھلوائے ہیں اور ساتوں دروازوں سے عروج کیا ہے تو یہ استفتاح سات دفعہ ہوا تو یہ سات دلیل معراج جسمانی کی

ہوئیں تو مجموعہ دلیلوں کا جو اس حدیث سے نکلتی ہیں دس دلیلیں ہوئیں معراج جسمانی پر دس اور بارہ بائیس دلیلیں ہوئیں تئیسویں ۲۳ دلیل وذہب معظم السلف والمسلمین الی انہ اسراء بالجسد وفی الیقظۃ وہذا ہو الحق وہو قول ابن عباس وجابر وانس وحذیفۃ وعمر وابی ہریرۃ ومالک ابن صعصعۃ وابی حبۃ البدری وابن مسعود والضحاک وسعید ابن جبیر وقتادہ وابن المسیب وابن شہاب وابن زید والحسن وابراہیم ومسروق ومجاہد وعکرمۃ وابن جریج وہو قول الطبری وابن حنبل وجماعۃ عظیمۃ من المسلمین وہو قول اکثر المتاخرین من الفقہاء والمحدثین والمتکلمین والمفسرین انتہی شفا قاضی عیاض صفحہ ۸۶ مطبوعہ بریلی خلاصہ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ قرون ثلثہ کے بڑے بڑے لوگوں کا اور اس زمانہ کے مسلمانوں کا یہی قول ہے کہ یہ معراج جسمانی تھا اور بیداری میں تھا دس نام اکابر صحابہ کے ابن عباس جابر انس حذیفہ عمر ابوہریرہ مالک ابن صعصعہ ابوحبہ بدری ابن مسعود ضحاک لکھے اور باقی اکابر تابعین کے اور یہی قول طبری اور احمد حنبل اور ایک جماعت عظیمہ کا مسلمانوں سے اور یہی قول اکثر متاخرین کا فقہا محدثین متکلمین مفسرین کا ہے اور یہی حق ہے اس تصریح قاضی عیاض سے ظاہر ہوگیا کہ متقدمین اور متاخرین کا قول یہی ہے کہ معراج جسمانی بیداری میں ہوا تھا چوبیسویں ۲۴ دلیل امام بخاری کی حدیث مستوفہ قال ابن عباس ہی رؤیا عین اریہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا رؤیا منام انتہی نقلہ قاضی عیاض فی الشفاء ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ معراج رویت عینی تھی دیکھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھا خواب میں پچیسویں ۲۵ دلیل حدیث معراج کی جس کو نقل کیا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے بین انا نائم فی الحجر جاءنی جبرئیل فہمزنی بعقبہ فقمت فجلست فلم ار شیئا فعدت لمضجعی ذکر ذلک ثلثا فقال فی الثالثۃ فاخذ بعضدی فجرنی الی باب المسجد فاذا بدابۃ وذکر خبر البراق انتہی شفا قاضی عیاض حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں حجر میں سوتا تھا پس آئے جبرئیل اٹھایا مجھکو ساتھ پاؤں کے اپنے کے میں پس اٹھکر بیٹھ گیا پس نہیں دیکھا کسی شے کو پھر لیٹ گیا بچھونے پر ذکر کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کے تین دفعہ بیٹھا لٹا کر پس فرمایا تیسری دفعہ میرا بازو پکڑا اور لے گئے طرف دروازہ مسجد کے مجھکو پس براق وہاں موجود تھا اس حدیث سے ظاہر ہے کہ یہ معراج جسمانی بیداری میں تھا نہ خواب میں چھبیسویں ۲۶ دلیل عن ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعن ام ہانی ما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وہو فی بیتی تلک اللیلۃ صلی العشاء الآخرۃ ونام بیننا فلما کان قبیل الصبح ایقظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما صلی الصبح وصلینا قال یا ام ہانی لقد صلیت معکم العشاء الآخرۃ کما رایت بہذا الوادی ثم جئت بیت المقدس فصلیت فیہ ثم صلیت الغداۃ معکم الآن کما ترون انتہی

ترجمہ امہانی فرماتی ہیں کہ شب معراج کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تھے عشا کی نماز پڑھ کر
سو رہے قریب صبح ہمکو جگایا نماز فجر ہمنے بھی پڑھی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی فرمایا اے
امہانی تحقیق نماز پڑھی تھی عشا کی یہاں جیسے تمنے دیکھا تھا پھر گیا میں بیت المقدس کو وہاں نماز پڑھی تمہارے
ساتھ صبح کی جیسا تمنے دیکھا اب انتہیٰ اس حدیث سے بھی ظاہر ہے کہ جو اعمال اس رات کے زمانے
سب بیداری میں جسمانی تھے۔ **دوسرا باب بیان میں نص قطعی** سورہ نجم کی آیتیں والنجم
اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی علمہ شدید القوی ذو مرۃ فاستوی
وہو بالافق الاعلی ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب
الفواد ما رای افتمارونہ علی ما یری ولقد راہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی عندہا جنۃ الماوی اذ یغشی السدرۃ
ما یغشی ما زاغ البصر وما طغی لقد رای من آیات ربہ الکبری ترجمہ آیت شریف قسم نجم کی یعنی آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو وقت نزول فرمایا اس عالم کی طرف نہ بہکی صاحب تمہارے یعنی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اور نا سمجھی کی اور نہیں کوئی بات کہتے ہیں خواہش نفسانی سے نہیں ہے وہ بات
مگر وحی آلہی ہوتی ہے تعلیم کی ان کو اس ذات پاک نے کہ اس سے بڑھکر کوئی قوت والا درجہ والا
اور مرتبہ والا نہیں پھر پہنچی مقام مستوی کو وہ مقام مستوی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سارے
انبیا علیہم السلام کے مقامات سے غایت بلندی پر ہے پھر اور قریب ہوئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالے سے ہر ایک کی توجہ دوسرے کی طرف ہوئی پس ہو گئے آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم قاب دونوں قوسین وجوب اور امکان کی یعنی واسطہ درمیان واجب
اور ممکنات کے ٹھہرا صلی اللہ سے واصل اور ہر مخلوق میں شامل بخواص اور برزخ کبری
ہیں ہی حرف مشدد کا کہ او ادنے اشارہ ہے طرف فنا را تم واکمل کے کہ وہی مقام عبدیت ہے
اور وہی مقام محبوبیت شعر

تقدیر بنشانید بیک ناقہ دو محمل   سلمی حدث تو و لیلائی قدیم را

پس وحی کی حق تعالے نے بلا واسطہ فرشتی کی یعنی تکلم فرمایا حق تعالے نے اپنے بندہ خاص
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تکلم فرمایا یعنی فرضیت صلوۃ وغیرہ نہیں انکار کیا قلب مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا چشم مبارک سے ایا تم اے مخاطبین شک کرتے ہو اوس میں جو دیکھنے
میں جو ہمارے بندہ خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چشم مبارک اپنی سے دیکھا اور تحقیق دیکھا
تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے کو قبل پہونچنے کے مقام دنی فتدلی کو نزدیک سدرۃ المنتہی

کے جس وقت کہ ڈھک لیا تھا انوار و تجلیات نے سدرۃ المنتہی کو نہ کجی کری چشم مبارک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زیادتی بیشک دیکھیں بڑی بڑی نشانیاں رب اپنے کی انتہی اب ہم قبل تحقیق اس امر کے کہ ضمیریں ان آیات میں کس کی طرف راجع ہیں قصہ ابتدائی وحی اور ملاقات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبریل علیہ السلام کی صورت اصلیہ میں تمہیداً بیان کرتے ہیں تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام وحی لایا کرتے تھے بہیئت دحیہ کلبی جیسا کہ اس کا بیان کثیر احادیث میں مذکور ہے لیکن ابتدائی وحی میں جب اقرأ نازل ہوئی ہے اور سورۃ مدثر جبریل علیہ السلام بصورت اصلیہ ظاہر ہوئے ہیں جس کا اثر جسم مبارک پر ظاہر ہوا ہے بخاری میں ان دونوں واقعوں کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نزول سورۃ اقرأ کو اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نزول سورۃ یا ایہا المدثر کو نقل کیا ہے پہلی حدیث جبریل علیہ السلام کا وحی لانا اور سورۃ اقرأ پیش کرنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر کو جانا اس حالت میں کہ دل کانپتا تھا فرمایا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زملونی مجھکو چادر اڑھاؤ اور فرمایا لقد خشیت علی نفسی یہ حالات دلالت اس بات پر کرتے ہیں کہ امر عظیم مشاہدہ فرمایا ہے بخاری نے اس جگہ تفصیل نہیں بیان کی کہ جبریل علیہ السلام کو بصورت اصلیہ دیکھا تھا جس کی وجہ سے یہ حالت پیدا ہوئی لیکن امام بخاری نے جو حالات نقل کئے ہیں ان سے اشارہ اسکی طرف سمجھا جاتا ہے لیکن ارباب سیر نے بیان کیا ہے معارج النبوۃ میں لکھتے ہیں القصہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن شکل و ہیئت دیدہ از عظمت و ہیبت وے بترسید و گفت من انت رحمک اللہ فانی لم ار قط اعظم منک خلقاً ولا احسن منک و بگو کیستی تو کہ من ہیچ چیز از تو خوبتر و بزرگ‌تر ندیدہ ام جبرئیل علیہ السلام جواب داد انا روح الامین المنزل علی جمیع النبیین والمرسلین اقرأ یا محمد انتہی ملخصاً الحاصل یہ واقعہ اکتالیسویں سال عمر شریف کا ہے جو چوالیسویں سال سورۃ مدثر نازل ہوئی دوسری وہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے امام بخاری نے نقل کی ہے قال ابن شہاب واخبرنی ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن ان جابر بن عبد اللہ الانصاری قال وہو یحدث عن فترۃ الوحی فقال فی حدیثہ بینا انا امشی اذ سمعت صوتاً من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فرعبت فرجعت فقلت زملونی فانزل اللہ یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر الخ جابر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اس درمیان میں کہ چل رہا تھا ناگاہ سنا میں نے آواز جانب آسمان سے پس اٹھایا میں نے آنکھ کو طرف آسمان کے پس ناگاہ وہ فرشتہ کہ آیا تھا میرے پاس غار حرا پر بیٹھا ہوا ہے کرسی پر درمیان زمین و

آسمان کے پس مرعوب ہو گیا میں اس فرشتہ کے دیکھنے سے پس لوٹا میں گھر کو نازل کی اللہ تعالےٰ
نے یاایہا المدثر اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اس مرتبہ بھی جبریل علیہ السلام اپنی صورت اصلیہ میں آئے
تھے اسپر پہلی دلیل قول حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا الملک الذی جاء نی بحراء دوسری دلیل فرعبت منہ
تیسرا واقعہ دیکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبریل علیہ السلام کو صورت اصلی میں آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو یہ امر مرغوب ہوا کہ جبریل علیہ السلام کو صورت اصلی میں دیکھیں حضرت جبریل نے عرض کیا
کہ زمین میری وسعت نہیں رکھتی ہے آسمان کی طرف دیکھئے پس جبریل علیہ السلام ظاہر ہوئے بصورت
اصلی پس بھر دیا زمین اور افق کو پس بیہوش ہوگئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پھر حضرت جبریل بصورت
آدمی بنکر آئے اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اٹھایا وفیلک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احب
ان یراہ فی صورتہ التی جبل علیہا وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بجبل حراء وہو الجبل المسمی بجبل النور
فی قرب مکۃ فقال ان الارض لا تسعنی ولکن انظر الی السماء فطلع له جبریل من المشرق فسد الارض الی المغرب
وملاء الافق فخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کما خر موسیٰ فی جبل الطور فنزل جبریل فی صورۃ الآدمیین
فضمہ الی نفسہ وجعل یمسح الغبار عن وجہہ انتہی بقدر الحاجۃ روح البیان سورۃ والنجم ترجمہ پسند ہوئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات کہ دیکھیں جبریل کو اُس صورت میں کہ جس صورت میں پیدا
کئے گئے ہیں اور تھے اُس وقت آنحضور علیہ السلام جبل حراء یعنی جبل نور پر جو قریب مکہ کے ہے پس
عرض کیا جبریل علیہ السلام نے کہ تحقیق یہ زمین نہیں گنجائش رکھتی ہے میری صورت اصلیہ کی لیکن
آپ نظر کریں طرف آسمان کے پس ظاہر ہوئے حضرت جبریل واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے جانب مشرق سے پس بھر دیا ساری زمین اور افق کو پس بیہوش ہوگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم جیسا کہ بیہوش ہوگئے تھے موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر پس اُتر آئے جبریل علیہ السلام صورت
آدمی میں پس اُٹھا لیا آپکو اور صاف کیا غبار کو چہرہ مبارک سے انتہی چوتھا واقعہ دیکھنا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا جبریل علیہ السلام کو صورت اصلیہ میں قریب سدرۃ المنتہی شب معراج میں قال علیہ السلام
رأیتہ عند سدرۃ المنتہی علیہ ستمائۃ جناح یتناثر الدر والیاقوت منہا انتہی روح البیان ترجمہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے جبریل علیہ السلام کو نزدیک سدرۃ المنتہی کے چھ سو بازو تھے اُن کے
اور جھڑتے تھے بازوں سے موتی اور یاقوت پانچواں واقعہ روی ان حمزۃ ابن عبد المطلب
رضی اللہ قال یا رسول اللہ ارنی جبریل فی صورتہ فقال انک لا تستطیع ان تنظر الیہ قال بلیٰ یا رسول اللہ
ارنیہ فقعد ونزل جبریل علی خشبۃ فی الکعبۃ کان المشرکون یضعون ثیابہم علیہا اذا طافوا فقال علیہ السلام

ارفع طرفک یا حمزۃ فانظر فرفع عینیہ فاذا قدماہ کالزبرجد الاخضر فخر مغشیا علیہ انتہی روایت ہے کہ عم مبارک حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دکھا دیجئے مجھکو جبرئیل علیہ السلام کو اُن کی صورت اصلی میں فرمایا حضور نے تم طاقت نہیں رکھتے ہو اُن کے دیکھنے کی پھر عرض کیا نہیں مجھکو دکھا دیجئے یا رسول اللہ اور بیٹھ گئے اور نازل ہوے جبرئیل علیہ السلام پس فرمایا حضور نے اے حمزہ آنکھ اٹھا کر دیکھو پس اُٹھایا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے دونوں آنکھوں کو پس ناگاہ دیکھا اُن کے پیروں کو مثل زمرد سبز کے ہیں پس بیہوش ہو گئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چھٹا واقعہ وروی انہ راہ علی فرس

والدنیا بین کلکلہا وفی وجہہ اخدود من البکاء لو القیت السفن فیہ لجرت انتہی روح البیان ترجمہ روایت ہے کہ دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو گھوڑے پر سوار اور تمام دنیا مابین سینہ اُس گھوڑے کے تہی اور دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چہرہ جبرئیل علیہ السلام میں ایک گڑھا اثر رونے سے اگر بہت سی کشتیاں اُس گڑھے میں ڈالی جائیں تو سب جاری ہو جاویں کہتا ہے یہ کاتب الحروف کہ میری نظر قاصر سے یہ چند حدیثیں کتب متداولہ میں گذری ہیں کہ جن سے دیکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبرئیل علیہ السلام کو چند مرتبہ صورت اصلیہ میں ثابت ہوتا ہے۔ اب ہم اصل مدعا کیطرف رجوع کرتے ہیں کہ آیات والنجم اذا ہوی سے لقد رای من آیات ربہ الکبری تک آیات متعلق قصہ معراج کے ہیں اور ضمائر راجع طرف حق تعالے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور بیان دنو وغیرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حق تعالے سے مقصود ہے دوسری صورت اسمیں یہ ہے کہ مراد دنو اور قرب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جبرئیل علیہ السلام سے مراد ہے یا صدرۃ المنتہی سے ہے تیسری صورۃ یہ ہے کہ آیات والنجم کا تعلق قصہ غار حرا سے ہے اور دنو اور قرب وغیرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جبرئیل علیہ السلام سے مراد ہے پہلی صورت راجح ہے دونوں صورتیں اخیرہ مرجوح ہیں ہم اولا ترجمہ اور تعبیر جو متعلق کلمات آیات ہیں بیان کرتے ہیں بعد ازاں وجوہ ترجیح کو بیان کرینگے۔ مجمع البحار میں نہایہ ابن اثیر سے نقل فرماتے ہیں کہ والنجم کے معنے ظہور کے ہیں اور ظہور سے مراد ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے ابان نجومہ اے وقت ظہورہ اسے ظہور النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور معنے ہوی کے یہ لکھتے ہیں ہوا یہوی من صبب ای خیط اور صبب کو کہتے ہیں صبیب بالفتحتین کا نما ینزل اے اسفل ہوے ہوی ہو یا بالفتح اذا ہبط وہوی یہوی ہو یا بالضم اذا اصعد وقیل بعکسہ و ہوی یہوی ہو یا ایضا اذا اسرع فی السیر انتہی خلاصہ ترجمہ یہ ہوا کہ قسم ہے نجم یعنی ذات والاصفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسوقت نزول کیا اور ظہور فرمایا جانب فوقانی سے طرف تحت کے جس کا بیان پہلی آیت میں ہے یا عروج

فرمایا جانب تحت سے طرف فوق کے ساتھ غایت سرعت کے جسکا بیان آیات لاحقہ میں ہے بیان نزول
و ظہور بمقتضائے حدیث اول ما خلق اللہ نوری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اول پر تو کمال الٰہی ہیں اور تمام
عالم پر تو کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے بمقتضائے نص قطعی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
تمام عالم کو جو وجود اور کمالات ملے ہیں وہ اثر رحمت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین ہیں
تفسیر روح البیان میں تحت قولہ تعالے ولسوف یعطیک ربک فترضی کے لکھتے ہیں قال بعض العارفین
الحقیقۃ المحمدیۃ اصل مادہ کل حقیقۃ ظہرت ومظہرہا واصل کل مادۃ تکونت والیہ یرجع الامر کلہ قال فی المواہب
اعلم انہ لما تعلقت ارادۃ الحق تعالے بایجاد خلقہ وتقدیر رزقہ ابرز الحقیقۃ المحمدیۃ من انوار الصمدیۃ فی الحضرۃ
الاحدیۃ ثم سلخ منہا العوالم کلہا علوہا وسفلہا علی صورۃ حکمۃ کما سبق فی سابق ارادتہ وعلمہ انتہی اس
نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قرب الٰہی مرتبہ فوقانی سے نزول فرماتے ہوئے تمام مخلوقات کو
ساتھ خلعت وجود اور کمال کے نوازا بعثت فی خیر قرون بنی آدم قرنا بعد قرن حتی کنت فی قرنی الذی کنت
فیہ تمام عالم کو منور فرمایا اور یہ امر مسلم ہے اور بدیہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بمقتضائے حدیث مرفوع
انا سید ولد آدم ولا فخر آدم ومن دونہ تحت لوائی ولا فخر سردار سارے عالم کے ہیں اور سردار سارے
عالم کا وہی ہو سکتا ہے کہ سارے عالم سے وہ کمالات میں فوق ہو عقل میں سمجھ میں قرب الٰہی میں
نبوت میں رسالت میں ہدایت میں اسیوجہ سے حق تعالے ذات والا صفات سے سلب کی ضلالت وغوایت
کی کرتا ہے کہ بالکلیہ منافی رسالت کے ہے بلکہ جس میں یہ دونوں وصف ضلالت وغوایت پائے جاتے ہیں
وہ انسانیت سے خارج سمجھا جاتا ہے اولئک کالانعام بل ہم اضل کا مصداق ہوجاتا ہے اور فرماتا ہے
ما ضل صاحبکم وما غوی ترجمہ صاحب تمہارے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں نہ ضلالت گمراہی ہے
نہ ٹیڑھی سمجھ اور یہ امر بھی بدیہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہادی مطلق ہیں اور ہادی مطلق کی کوئی
بات لغو اور نا سمجھی اور گمراہی کی نہیں ہوتی ہے لہذا حق تعالے فرماتا ہے وما ینطق عن الہوی
ان ہو الا وحی یوحی کوئی کلام اپنی خواہش نفسانی سے نہیں فرماتے جو بات فرماتے ہیں وہ وحی
الٰہی ہوتی ہے یہ خصوصیت خاصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے کسی نبی کے واسطے یہ مرتبہ
ثابت نہیں کہ ہر بات اسکی وحی الٰہی ہو یہ کمال اسی ذات والا صفات میں ہو سکتا ہے کہ کوئی مخلوق
اسکی معلم نہو ساری مخلوقات کو وہ فیض وجودی اور کمال علمی پہونچانیوالا ہو لہذا حق تعالے اس خصوصیت خاصہ کی
وجہ بیان فرماتا ہے علمہ شدید القوی سارے علوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نے تعلیم فرمائے جو قدرت
و کمال قوت میں سب مخلوقات سے فوق اور برتر ہو اس کا شاگرد کسی سکھانیوالے کا محتاج نہو سب

اُس کی طرف محتاج ہوں وہ اول ہر تو کمال ہو سارا عالم اُس کا پرتو ہو اسیواسطے محققین بیان فرماتے ہیں
شدید القوی حق تعالےٰ ہی جبریل کو مراد لینا سراسر خطا ہی اس لئے کہ ماسبق کی علت علمہ ہو ورنہ ان
دونوں آیتوں میں کوئی ربط نہوگا ان آیات میں کمالات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہی بیان
اگر جبریل علیہ السلام کو معلم قرار دیں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو متعلم تو تنقیص شان لازم آتی ہے
محل مدح میں ایسا محل کلام نکالنا کہ جس میں شائبہ ذم ہو عقلاء سے بہت مستبعد ہو قال الحسن البصری رحمۃ اللہ
علمہ شدید القوی ای علمہ اللہ وہو وصف من اللہ لنفسہ بکمال القدرۃ والقوۃ ذو مرۃ ای ذو احکام الامور
والقضایا فی المکان الذی فیہ علم بلا واسطۃ انتہی ترجمہ فرمایا امام حسن بصری نے اور ایک جماعت عظیم نے
تعلیم کیا حق تعالےٰ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا واسطے کسی فرشتے کی شدید القوی بیان کیا حق تعالیٰ
نے اپنا وصف ساتھ کمال قدرت اور قوت کے ذو مرہ مضبوط کرنے والا امور اور قضایا کو اور
بیان کیا مقام تعلیم کو جہاں تعلیم کیا حق تعالےٰ نے بلا واسطے کسی فرشتے کے فاستوی وہو بالافق
فق الاعلےٰ ثم دنے فتدلے فکان قاب قوسین او ادنے فاوحی الی عبدہ ما اوحی اُس مقام کو اور
مکان تعلیم کا بیان ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے براق پر سوار ہو کر آسمانوں
کی سیر کرتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ کو پہونچے جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ ع اگر یک سر موئے
بالا ترم * فروغ تجلی بسوزد پرم * اگر ایک قدم آگے بڑھاؤں عظمت و جلال الٰہی مجکو جلا کر خاک
کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رفرف پر سوار ہو کر بالائے عرش مقام مستوی جو غایت بلند مقام ہے
پہونچے اُس کے بعد مقام دنے فتدلے فکان قاب قوسین کو پہونچے یہ مقام خصوصیت آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہ وہ مقام قرب الٰہی کا ہے کہ کوئی جن وانس و ملک سوائے آں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس مقام کو نہیں پہونچا ہے یہی مقام وحی بلا واسطے کا ہے اور مقام غایت
قرب الٰہی کا ہے ماکذب الفؤاد ما رای افتمارونہ علی ما یری ترجمہ نہیں تکذیب کی قلب مبارک نے
اُس کی جس کو آنکھوں سے دیکھا ایا تم شک کرتے ہو تم اس میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حق
تعالےٰ کو بظاہر چشم مبارک سے دیکھا جہاں شک اور انکار مخاطبین کا پایا جاتا ہے وہاں
کلام کو موکد لاتے ہیں اسیوجہ سے حق تعالےٰ اپنے کلام کو موکد فرماتا ہے کہ اے
مخاطبین اس مقام قرب دنے فتدلی میں دیکھنے میں شک کرتے ہو ہمارے حبیب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تیز نظر اور چشم کامل النظر رکھتے ہیں کہ مقام دنے فتدلی سے
جو ہزاروں منزل سدرۃ المنتہیٰ التحت میں ہے قبل پہونچے اس مقام قرب دنی فتدلی کے

بیشک دیکھا ہے شبِ معراج حق تعالے کو دیکھ لیا تہا و لقد راٰہ نزلۃً اخریٰ عند سدرۃ المنتہیٰ عندہا جنۃ الماویٰ اذ
یغشی السدرۃ ما یغشی ترجمہ بیشک ہمارے حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا تہا حق تعالے کو سدرۃ المنتہیٰ
کے پاس جہاں جنۃ الماویٰ ہے اُسوقت دیکہا تہا جسوقت انوار و برکات و تجلیات نے سدرۃ المنتہیٰ کو
گہیر لیا تہا وقال بعضہم فی تفسیر و لقد راٰہ نزلۃً اخریٰ الرؤی ہو اللہ تعالے یعنی ان محمدا صلے اللہ علیہ وسلم
رای ربہ مرۃ اخری یعنی مرتین کما کلم موسی مرتین انتہی ترجمہ کہا بعض مفسرین نے تفسیر و لقد راٰہ نزلۃً اخریٰ
میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام سدرۃ المنتہے میں اللہ تعالے کو دیکہا تہا یعنی تحقیق محمد
صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا رب اپنے کو دو دفعہ پہلی دفعہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جب پہونچے تہے
دوبارہ جب مقام دنے فتدلے کو پہونچے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام سے دو دفعہ کلام ہوا انتہی حق
یہ ہے کہ انکار رویت مبنی اوپر قیاسات فاسدہ کے ہے اور ثبوت رویت کا ان نصوص قطعیہ سے ہے
یہ کاتب الحروف ارباب بصیرت کو توجہ دلاتا ہے کہ بخاری اور مسلم وغیرہ میں یہ حدیث صحیح مرفوع
موجود ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اقیموا الصفوف فانی اراکم خلف ظہری ترجمہ
سیدہا کرو صفوں کو تحقیق دیکہتا ہوں میں تمکو جب تم صف میں میرے پیچہے کہڑے ہوتے ہو ہماری
شعاع بصر ناقص ہے کہ نصف دائرے پر پڑتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شعاع
بصری کامل تہی وقت دیکہنے کے پورے دائرے پر پڑتی تہی اسیواسطے حضور سامنے اور پیچہے
یکساں دیکہتے تہے جس کو کمال بصر ہو وہ حق تعالے کو دیکہ سکتا ہے جنت میں جب ہمارے بہی بصر
کامل ہو جاوینگے ہم بہی حق تعالے کو دیکہیں گے جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بخاری
مسلم وغیرہ میں یہ حدیث مذکور ہے مذہب محققین کا یہی ہے کہ دنیا میں رویت حق تعالے کی ممکن ہے
واقع نہیں آخرت میں سب مسلمان حق تعالے کو دیکہیں گے۔ باتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ب
ہم ادلہ احادیث مرفوعہ اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال اکابر متقدمین متاخرین نقل کرتے
ہیں کہ جنسے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیات والنجم متعلق معراج ہیں اور ضمایر راجع طرف حق تعالے
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں پہلی دلیل اسپر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسدفعہ
دیکہنا جبریل کو بیان فرمایا اور کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی حدیث ملاقات جبریل میں آیۃ
دنی فتدلی کو نہیں بیان فرمایا بخلاف احادیث معراج کے بیان ذکر دنی فتدلی کا فرمایا اگر
دنو اور تدلی بہ نسبت جبریل علیہ السلام کے ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بمقتضائے حکم الٰہی
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ضرور بیان فرماتے عدم

بیان محل بیان ہیں مقتضی عدم تعلق اس آیت کو ہی ساتھ ملاقات جبرئیل علیہ السلام کے دوسری
دلیل حدیث صحیح انس رضی اللہ عنہ کی وعن انس فی الصحیح عرج بی جبرئیل الی سدرۃ المنتہی ودنی
الجبار رب العزۃ فتدلی حتے کان منہ قاب قوسین او ادنے فاوحی الیہ بما شاء واوحی الیہ
خمسین صلوٰۃ وذکر حدیث الاسراء نقلہ قاضی عیاض فی الشفاء ترجمہ روایت ہی انس رضی اللہ
عنہ سے صحیح حدیث میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیگئے مجکو جبرئیل سدرۃ المنتہی تک
اور قریب ہوا جبار رب العزت پس زیادہ ہوا قرب یہانتک کہ ہوگیا رب العزت مثل قاب
قوسین کے یا اس سے بھی کم پس وحی کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو چاہا اور فرض کیں
نمازیں تیسری دلیل حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قال قال ابن عباس ہو مقادم ومؤخر
تدلے الرفرف لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج مجلس علیہ ثم رفع فدنی من ربہ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فارقنی جبرئیل فانقطعت الاصوات وسمعت کلام ربی انتہی شفا قاضی عیاض ترجمہ فرمایا
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت میں تقدیم وتاخیر ہے معنے آیت کے یہ ہیں کہ اُتارا رفرف
واسطے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے شب معراج میں پس بیٹھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اُس رفرف پر
پھر وہ رفرف حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو لیکر اوپر کو اُٹھا پس قریب ہوئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم رب اپنے سے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ علیحدہ ہوگئے مجھ سے جبرئیل پس موقوف ہو گئی آواز اور سنا میں نے کلام رب اپنے
کا شرح اس حدیث کی یہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج مکہ سے بیت المقدس
کو تشریف لے گئے وہاں سے آسمانوں کی سیر کرتے ہوئے سدرۃ المنتہے کو پہونچے وہاں براق اور
جبرئیل رہگئے رفرف پر سوار ہوکر مقام دنے یعنی مقام قرب الٰہی کو پہونچے کلام الٰہی سنا بلا کسی واسطے کے
چوتھی دلیل روایت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے وحکی النقاش عن الحسن البصری قال دنے ربہ
تبارک وتعالے من عبدہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فتدلے فقرب منہ فاراہ ما شاء ان یریہ من قدرتہ وعظمتہ
ترجمہ اور حکایت کی نقاش نے امام حسن بصری سے قریب ہوا رب تبارک وتعالے اپنے بندہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم سے پھر اور قریب ہوا پس دکھایا جو چاہا آیات قدرت اور عظمت اپنی سے پانچویں دلیل
حکایت ماوردی سے وحکی المکی والماوردی عن ابن عباس ہو الرب دنی من محمد فتدلے الیہ انتہی ترجمہ
اور حکایت کی مکی اور ماوردی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ رب ہے کہ قریب ہوا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے چھٹی دلیل حدیث منقولہ امام رازی وقال الرازی قال ابن عباس ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ساتویں دلیل حدیث صحیح مرفوع دنی من ربہ انتہی ترجمہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم قریب ہوے رب اپنے سے
انس رضی اللہ عنہ سے جو متفق علیہ بخاری اور مسلم کی ہے شریک ابن نمر ناقل ہیں انس رضی اللہ عنہ سے بخاری اور
مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسئی اور ابن ماجہ صحاح ستہ میں احادیث صحیحہ شریک ابن نمر سے روایت کرتے ہیں
اور تقریب میں انکو صدوق لکھا ہے تفسیر خازن میں اس حدیث انس رضی اللہ عنہ کو لائے ہیں تحت آیۃ
سبحان الذی اسری بعبدہ کے اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تفصیلی حالات معراج کے بیان
کئے ہیں جب حضور ساتویں آسمان سے اوپر تشریف لیگئے ہیں ثم علی بہ فوق ذلک بما لا یعلمہ الا اللہ حتی جاء
سدرۃ المنتہی ودنی الجبار رب العزۃ فتدلے فکان قاب قوسین او ادنے فاوحی اللہ فیما اوحی الیہ خمسین صلوۃ
علی امتک کل یوم ولیلۃ انتہی بقدر الحاجۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خود بیان سے صاف ظاہر ہے آیات
والنجم متعلق معراج ہیں اور ضمائر راجع طرف حق تعالے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور بعض مفسرین
اور محدثین نے جو اعتراض شریک کی روایت پر کئے ہیں زیادت لفظ ودنی الجبار الخ پر وہ بوجہ عدم غور و
تدبر کے کئے ہیں۔ **پہلا جواب** یہ ہے کہ شریک ابن ابی نمر ثقہ عدول ضابطہ جو شرائط صحت حدیث کیواسطے
چاہئیں وہ ان میں موجود ہیں اگر ان میں یہ شرائط نپائے جاتے تو ارباب صحاح ستہ خاصکر بخاری اور
مسلم ان سے ہرگز حدیث نقل نکرتے انکی جلالت شان اسی سے ظاہر ہے زیادت انکی مقبول ہے
دوسرا جواب سند ۲ کے اعتراض کی قول عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے جو رویت کا انکار کرتی ہیں اسی
بنا پر دنا اور تدلی میں تاویل کی اور دنو جبریل بیان کیا انکار عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقلی اور قیاسی ہے اور
عقل اور قیاس سے حدیث صحیح باطل نہیں ہوسکتی انکار انکا لاتدرکہ الابصار سے ہے اس آیت سے
استدلال اوپر نفی رویت کی اصلا صحیح نہیں اسلیے کہ معنے آیت کے یہ ہیں کہ ابصار کنہ ذات الٰہی پر نہیں
پاسکتی ہم لوگ تمام اجسام الوان کو دیکھتے ہیں دیکھنے سے کنہ اور حقیقت کسی شئے کی معلوم نہیں ہوسکتی
نفی ادراک کنہ حقیقت سے دلیل پکڑنا اوپر نفی رویت کی خلاف بداہت اور مشاہدہ کے ہے تفسیر اغرب
ہے کہ تفسیر خازن میں بعد نقل اعتراض کے جواب امام بغوی کا نقل کیا ہے قال البغوی قال بعض اہل
الحدیث ما وجدنا للبخاری ومسلم فی کتابیہما شیئا لا یحتمل مخرجا الا حدیث شریک ابن نمر عن انس واحال الامر
فیہ علی شریک وذلک انہ ذکر فیہ ان ذلک قبل الوحی واتفق اہل العلم علی ان المعراج کان بعد الوحی
بنحو من اثنی عشرۃ سنۃ وفیہ ان الجبار تبارک وتعالے دنی فتدلے وذکرت عائشۃ ان الذی تدلے ہو
جبرئیل علیہ السلام قال البغوی وہذا الاعتراض لا یصح لان ہذا کان رویا فی المنام اراہ اللہ تعالے ذلک
قبل الوحی الیہ بدلیل اخر الحدیث فاستیقظ وہو فی المسجد الحرام ثم عرج بہ فی الیقظۃ بعد الوحی وقبل الہجرۃ بسنۃ

تحقیقھا لرؤیاہ التی رآہا من قبل کما انہ رای فتح مکۃ فی المنام عام الحدیبیۃ سنۃ ست من الہجرۃ ثم کان تحقیقہا
سنۃ ثمان ونزل قولہ سبحانہ وتعالی لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق دو اعتراض نقل کئے ہیں ایک زیادت و شک
فتدلی اسکا جواب پہلے ہم بیان کر چکے دوسرا اعتراض اول قبل الوحی معراج کا ہونا یہ مخالف ہے اتفاق اہل علم کی کہ
نزول وحی سے بارہ برس کی بعد یہ معراج جسمانی ہوا ہے اسکا جواب امام بغوی نے یہ دیا کہ یہ اعتراض صحیح نہیں اسلیے
کہ یہ رؤیا منام تھا قبل وحی کی حق تعالے نے رؤیا میں دکھایا تھا پھر بیداری میں ہجرت سے پہلے ایک سال معراج
واقع ہوا واسطے تحقیق اُس رؤیا کی جو پہلے خواب میں دیکھا تھا جسطرح فتح مکہ کو سال حدیبیہ خواب میں دکھایا
تھا پھر دو برس کے بعد وقوع اُسکا ہوا لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق کاتب الحروف کہتا ہے کہ قول کرنا
کہ معراج قبل الوحی واقع ہوا تھا اگر قبل الوحی سے مراد قبل نزول اقرء یا مدثر لیا جاوے تو بیشک اتفاق اہل
علم کی مخالف ہے بعدہ اگر مراد قبل الوحی سے قبل نزول سبحان الذی اسریٰ و سورہ والنجم ہے تو ہرگز مخالف
نہیں اسلیے کہ معراج جسمانی اکبر معجزات اور اعظم آیات الٰہیہ سے ہے بعد وقوع معراج حق تعالے نے دو جگہ
کلام اللہ میں بیان کیا تاکہ اس اعزاز اور اکرام کو تمام مسلمان عالم قیامت تک پڑھیں اور شکرگذاری کریں کہ
ہماری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ اعزاز و اکرام ہوا ہے کہ کسی نبی کا نہیں ہوا اور اسپر یقین کریں کہ نصوص قطعیہ
سے ثبوت معراج کا ہے **چوتھا جواب** اسی حدیث کو ابو سلمہ نے ابن عباس سے نقل کیا ہے یہ حدیث ابو سلمہ
کی معاضد حدیث شریک ابن نمرہ کی ہوگی شاید معترضین کی نظر سے یہ حدیث ابو سلمہ کی نہیں گذری ورنہ ہرگز
اعتراض افراد و شذوذ کا نکرتے **پانچواں جواب** یہ ہے کہ اہل علم کو غور چاہیے کہ معترض کس پایہ کے
ہیں اور جنپر اعتراض کرتے ہیں کس مرتبے کے ہیں بخاری اور مسلم اور انکی اساتذہ جنکا علو مرتبہ سارے عالم کو
مسلم ہے قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر سے ہیں ان اکابر پر اعتراض مونھ چڑانا ہے **چھٹا جواب** محدث نہیں بلکہ
محدث ثابت فعال سے نیا قول نکالنے والے جو مستلزم ابطال قول رسول اور مخالف اکابر صحابہ اور محققین
و مجتہدین جمہور اہل علم کی ہے کہ سب معراج جسمانی کے قائل ہیں اگر معترض محقق ہوتے تو قول عائشہ رضی اللہ
عنہا کو شافی کہنے والے کا قائل جبرئیل کو نہ ٹھیراتے ۔ **آٹھویں دلیل** جو روایت شریک ابن ابی نمر نے
انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہی روایت ابو سلمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے ۔

نویں دلیل روایت ضحاک کی تفسیر خازن میں تفسیر سورہ والنجم میں لکھتے ہیں وقال آخرون ثم
دنا الرب عز وجل من محمد صلے اللہ علیہ وسلم فتدلے فقرب منہ حتے کان قاب قوسین او ادنے وقد ورد فی
الصحیحین فی حدیث المعراج من روایۃ من شریک عن انس ودنا الجبار رب العزۃ فتدلے حتی کان منہ
قاب قوسین او ادنے ومنہ روایۃ ابی سلمۃ عن ابن عباس وقال ضحاک دنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم من ربہ

عزوجل فتدلی انتہی اس تحقیق سے ظاہر ہو گیا کہ اس زیادت دنی الجبار رب العزۃ کو متعدد روات نے
نقل کیا ہے اکیلے شریک ناقل نہیں ہیں یہ تین حدیثیں ہیں ایک روایت شریک کی دوسری روایت ابوسلمہ
کی تیسری روایت ضحاک کی یہ تین دلیلیں ہوئیں۔ ضحاک کی حدیث دسویں دلیل ہوئی ان احادیث میں فاعل
حق تعالےٰ کو بیان کیا ہے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جبریل کو فاعل قرار دینا خلاف قول رسول صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہے اور خلاف اکابر صحابہ تابعین تبع تابعین ائمہ مجتہدین کی ہے غلطی فاحش ہے گیارہویں دلیل تفسیر سراج
المنیر تفسیر والنجم میں لکھتے ہیں سب ضمیریں راجع طرف اللہ تعالےٰ کے ہیں اور یہی قوی اور راجح ہے قیل الضمائر
کلہا للہ تعالےٰ وہو المعنے سند بہ قوی بارہویں دلیل تفسیر لباب فی علم الکتاب جو مؤلفہ ابوحفص عمر الحنبلی کی ہے
آٹھویں جلد میں تفسیر والنجم میں لکھتے ہیں قولہ وہے اسے دنا من محمد ربہ سبحانہ جل ذکرہ لا الہ الا ہو فقرب منہ قولہ
فاوحی اے اوحی اللہ الی عبدہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم قولہ ماکذب الفواد ما راٰی اے معناہ ان ما راٰہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم بعینہ صدقہ قلبہ ولم ینکرہ قال الزمخشری ان قلبہ لم یکذبہ ترجمہ قول اللہ تعالےٰ کا دنا اے قریب
ہوا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے رب انکا قول اللہ تعالےٰ کا فاوحی اے وحی کی اللہ تعالےٰ نے طرف اپنے
بندہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قول اللہ تعالےٰ ماکذب الفواد ما راٰی سے معنے اس کے یہ ہیں جو دیکھا محمد
صلے اللہ علیہ وسلم نے آنکھ سے تصدیق کی اُنکے قلب نے اور انکار اسکا نہیں کیا علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ
معنے آیۃ ماکذب الفواد کے یہ ہیں کہ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کو دیکھا آنکھ سے اُسکی دل نے
تکذیب نہیں کی تیرہویں دلیل تفسیر روح البیان میں تفسیر والنجم میں تحریر فرماتے ہیں قال الحسن البصری وجماعۃ
علمہ شدید القوی اے علمہ اللہ وہو وصف من اللہ نفسہ بکمال القدرۃ والقوۃ ذو مرۃ اے ذو احکام للامور والقدرۃ
وبین المکان الذی فیہ علمہ بلا واسطۃ فاستوی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہو بالافق الاعلےٰ اے فوق السموات ثم دنی
یعنی نزدیک شد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بحضرت احدیت چودہویں دلیل ویدل علی ان ضمیر دنا یعود الیہ
علیہ السلام انہ قال فی روایۃ لما اسری بی الی السماء قربنی ربی حتی کان بینی وبینہ کقاب قوسین او ادنی غرض حضور
صلے اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مجھکو آسمانوں پر لیگئے نزدیک کیا مجھکو رب میرے نے یہانتک کہ ہو گیا درمیان میرے اور
ربکے مثل قاب قوسین کے یا اس سے بھی کم پندرہویں دلیل وعن جعفر صادق لیس بہ نوحدوانما دنا النبی
صلے اللہ علیہ وسلم من ربہ وقربہ منہ اباتۃ عظیم منزلۃ سولہویں دلیل قال جعفر الصادق رضی اللہ عنہ فاوحی
الی عبدہ ما اوحی بلا واسطۃ فیما بینہ وبینہ ترجمہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بلا واسطہ وحی کی حق تعالےٰ
نے طرف محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شب معراج یہ تفسیر کرتے ہیں آیۃ والنجم فاوحی الی عبدہ ما اوحی کی سترہویں دلیل
قال بعضہم راہ بعینہ لقولہ علیہ السلام ان اللہ اعطی موسی الکلام واعطانی الرؤیۃ وقولہ علیہ السلام رأیت ربی فی احسن صورۃ

ای عنقہ۔ کہا بعض محققین نے کہ دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کو بوجہ فرمانے علیہ السلام کی اللہ تعالےٰ نے
لئے موسیٰ علیہ السلام کو کلام عطا فرمایا مجبور رویت دیکھا میں نے رب اپنے کو اچھی صورت میں **اٹھارہویں دلیل**
والمذہب الصحیح انہ علیہ السلام رای ربہ بعین راسہ۔ ترجمہ مذہب صحیح یہی ہے کہ دیکھا علیہ السلام نے رب اپنے کو ساتھ
چشم ظاہر کی **انیسویں دلیل** وکان الحسن البصری رحمۃ اللہ یحلف باللہ ان محمدا صلے اللہ علیہ وسلم رای ربہ لیلۃ المعراج
ترجمہ حسن بصری قسم کھا کے بیان فرماتے ہیں کہ بیشک محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا رب اپنے کو شب معراج۔

بیسویں دلیل وحکی النقاش عن الامام احمد رحمۃ اللہ انہ قال انا اقول بحدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما
بعینہ راہ حتی انقطع ترجمہ امام احمد فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالےٰ کو دیکھا۔

اکیسویں دلیل حدیث مسلم کی قال علیہ السلام رایت ربی بعینی وبقلبی رواہ مسلم فی صحیحہ۔ ترجمہ حدیث مسلم کی ہے کہ
فرمایا علیہ السلام نے کہ دیکھا میں نے رب اپنے کو ساتھ آنکھ اپنی کے اور ساتھ دل اپنے کے **بائیسویں دلیل** وقال
بعضہم اسے فی تفسیر روحیہ ولقد راہ نزلۃ اخرے المرئی ہو اللہ تعالےٰ یعنی ان محمد صلے اللہ علیہ وسلم رای ربہ مرۃ
اخرے یعنی مرتین کما کلم موسیٰ مرتین خلاصہ ترجمہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا رب اپنے کو دو دفعہ موسیٰ علیہ السلام
نے دو دفعہ کلام کیا **تیئیسویں دلیل** در دوے عن وکیع عن کعب الاحبار انہ قال رای ربہ مرۃ اخری فقال ان اللہ
قسم الکلم موسیٰ مرتین وراہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتین علیہما السلام انتہی شفا اور تفسیر روح البیان سے یہ روایات منقول ہیں اسکا
ترجمہ بھی وہی جو پہلی اس روایت کا ہے۔ **چوبیسویں دلیل** وعن محمد ابن کعب دنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم من ربہ فکان
قاب قوسین ترجمہ کعب احبار فرماتے ہیں قریب ہوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم رب اپنے سے پس ہوگی قاب دو قوس کی
پچیسویں دلیل قال جعفر ابن محمد ادناہ ربہ منہ حتی کان منہ کقاب قوسین اسکا ترجمہ بھی وہی ہے جو اس سے
پہلی روایت کا ہے یہ روایت جعفر ابن محمد سے ہے **چھبیسویں دلیل** عن جعفر ابن محمد الصادق اوحی اللہ تعالیٰ
الیہ بلا واسطۃ ونحوہ عن الواسطے والی ہذا ذہب بعض المتکلمین ان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کلم ربہ فی الاسراء۔ ترجمہ
امام جعفر صادق اور امام واسطے اور بعضے متکلمین کہتے ہیں کہ شب معراج وحی بلا واسطہ ہوئی ہے اور وحی بلا واسطہ
کلام کرنا ہے یعنی کلام کیا حق تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے شب معراج **ستائیسویں دلیل** وحکی عن
الاشعری وحکوہ اے ان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کلم ربہ فی الاسراء عن ابن عباس رضی اللہ عنہم انتہی امام اشعری اور
ابن مسعود اور ابن عباس سے کہ شب معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حق تعالےٰ نے کلام کیا یہ روایات
منقول ہیں شفا سے **اٹھائیسویں دلیل** واخرج ابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ عن ابن عباس فی
قولہ تعالےٰ ثم دنا فتدلے قال ہو محمد صلے اللہ علیہ وسلم دنا فتدلے الی ربہ انتہی **انتیسویں دلیل**
واخرج ابن جریر وابن مردویہ عن ابن عباس فی قولہ تعالےٰ ثم دنے فتدلے قال دنے ربہ فتدلی ترجمہ

ہر دو روایت ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ اور ابن جریر ابن عباس سے نقل کرتے ہیں تفسیر دنی فتدلی
کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم قریب ہوئے رب اپنے سے۔ تیسویں دلیل واخرج آدم ابن ابی ایاس والفریابی
والبیہقی فی الاسماء والصفات عن مجاہد فی قولہ تعالے قاب قوسین قاب حیث الوتر من القوس یعنی ربہ انتہی۔ ابن
ابی ایاس اور فریابی اور بیہقی مجاہد سے تفسیر قاب قوسین نقل کرتے ہیں کہ یہ قریب قریب وتر کا سا قوس سے اپنے
رب سے صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوا اکتیسویں دلیل واخرج ابن منذر وابن مردویہ عن ابی سعید الخدری قال اسری
بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم اقترب من ربہ فکان قاب قوسین او ادنی انتہی ابن منذر اور ابن مردویہ تفسیر آیت قاب قوسین
کی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کرتے ہیں کہ شب معراج نبی صلے اللہ علیہ وسلم قریب ہوئے رب اپنے سے پس
ہو گئے جیسے قاب دو قوس کے بتیسویں دلیل وقال الضحاک دنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم من ربہ فتدلے انتہی
ضحاک تفسیر آیت دنے فتدلے کی کرتے ہیں کہ قریب ہوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم رب اپنے سے تینتیسویں
دلیل واخرج نسائی والمنذر وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ عن ابن عباس فی قولہ تعالے فاوحی
الی عبدہ ما اوحی قال عبدہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ حدیث نقل کی امام نسائی اور منذر اور ابن جریر
اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تفسیر آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی عبدہ سے
مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں چونتیسویں دلیل واخرج ابن مردویہ عن انس قال رای محمد ربہ انتہی ابن
مردویہ انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے کو پینتیسویں دلیل
واخرج ابن مردویہ عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم رای ربہ بعینہ یہی مردویہ ابن عباس سے
نقل حدیث کی بیشک دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے کو اپنی آنکھ سے چھتیسویں دلیل واخرج الطبرانی
وابن مردویہ عن ابن عباس قال ان محمد صلے اللہ علیہ وسلم رای ربہ مرۃ ببصرہ ومرۃ بفوادہ طبرانی اور مردویہ
ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے کو ایک دفعہ ساتھ آنکھ اپنی کے
اور ایک دفعہ دیکھا ساتھ دل اپنے کے سینتیسویں دلیل واخرج ابن جریر عن عکرمۃ قال رای محمد
صلے اللہ علیہ وسلم ربہ انتہی ابن جریر عکرمۃ سے نقل روایت کرتے ہیں کہ دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے کو
ان احادیث کو نقل کیا جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر میں اڑتیسویں دلیل وقال ابو الحسن علی ابن
اسمٰعیل الاشعری رضی اللہ عنہ وجماعۃ من اصحابہ انہ صلے اللہ علیہ وسلم رای اللہ ببصرہ وعینی راسہ وقال کل آیۃ
اوتیہا نبی من الانبیاء علیہم السلام فقد اوتی مثلہا نبینا علیہ السلام وخص من بینہم بتفضیل الرویۃ انتہی۔ شیخ ابو الحسن
اشعری اور ایک جماعت ان کی اصحاب کی نقل کرتے ہیں کہ بیشک دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کو ساتھ
آنکھ اپنی کے۔ انتالیسویں دلیل روی مالک ابن یخامر عن معاذ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال رایت ربی عز

کلمہ کذا قال یا محمد فیم یختصم الملأ الاعلی الحدیث شفا مالک ابن یخامر معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
معاذ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم کہ دیکھا میں نے رب اپنے کو پس فرمایا حق تعالیٰ نے اے
محمد کس چیز میں ملاء اعلیٰ جھگڑا کرتے ہیں **چالیسویں دلیل** وحکی عبد الرزاق ان الحسن کان یحلف باللہ لقد رای
محمد ربہ وحکاہ ابو عمر الطلمنکی عن عکرمۃ وحکی بعض المتکلمین ہذا المذہب عن ابن مسعود وحکی ابن اسحاق ان مروان
سال ابا ہریرۃ ہل رای محمد ربہ فقال نعم انتہی شفا عبد الرزاق ابن ابی شیبہ حکایت کرتے ہیں کہ حسن قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کی کہتے ہیں
کہ بیشک دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے کو اور حکایت کی ابو عمر نے عکرمہ سے اور بعض متکلمین نے حکایت کی کہ یہ مذہب منقول ہے
عبد اللہ ابن مسعود سے اور حکایت کی ابن اسحاق نے کہ مروان نے سوال کیا ابو ہریرہ سے آیا دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے کو ابو ہریرہ نے جو
اب دیا کہ ہاں دیکھا **اکتالیسویں دلیل** وذکر ابن اسحاق ان عمر ارسل الی ابن عباس یسئلہ ہل رای محمد صلے اللہ علیہ وسلم ربہ
فقال نعم والاشہر عنہ انہ رای ربہ بعینیہ روی ذلک عنہ بطرق انتہی شفا ذکر کیا ابن اسحاق نے تحقیق بھیجا عمر رضی اللہ عنہ سوال
کرتے تھے ابن عباس سے آیا دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے کو جواب دیا ابن عباس نے ہاں دیکھا اور مشہور ابن عباس سے یہ ہے
کہ دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے کو ساتھ دونوں آنکھوں کے **بیالیسویں دلیل** وحکی ابو الفتح الرازی وابو اللیث
السمرقندی الحکایۃ عن کعب انتہی شفا اور حکایت کی ابو الفتح رازی نے اور ابو اللیث سمرقندی نے یہی حکایت کعب
احبار سے ۔ **الخاتمہ** اسمیں ہم چند تنبیہات بیان کرتے ہیں پہلی تنبیہ ہم نے پہلے دعوے کیا تھا کہ ان آیات قرآنیہ میں بیان
معراج جسمانیہ کا ہے تحت آیت سبحان الذی اسرے بعبدہ کی چھبیس دلیلیں بیان کیں اور تحت میں آیات والنجم کی
بیالیس دلیلیں بیان کیں مجموعہ عدد ادلہ کا اڑسٹھ ہوا ہر ایک دلیل دلالت کرتی ہے اوپر معراج جسمانی کی دوسری
تنبیہ ہم نے یہ دعوا کیا تھا کہ یہ آیات سورۂ والنجم متعلق معراج کے ہیں ان آیات میں بیان معراج کا کیا ہے ان بیالیس
ادلہ کو دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اکابر تابعین اکابر تبع تابعین سے جو احادیث نقل کی گئی ہیں
وہ تفسیر آیات والنجم کی ہیں بعض احادیث میں دنے فتدلے کو ذکر بیان کیا ہے کہ دنو اور قرب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حق
تعالیٰ سے مراد ہے بعض احادیث میں تصریح قاب قوسین کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ سے اتنی قریب ہوئے قاب دو
قوس کی ہوگی قوس کمان کو کہتے ہیں اس زمانے میں کمان کو نہیں جانتے غلیل کو جانتے ہیں دو غلیلیں لیے جاویں اور دونو
غلیلوں کی تانت چڑھا کر غلیلوں کو تان دیا جاوے تو دو کمانوں کی شکل بن جاویگی دو شخص فرض کرو کہ ہر ایک شخص کی مٹھی غلیل کو
پشت کی جانب کرے اور تانت سینہ کی جانب ہو اور وہ دونوں معانقہ کریں تو دونوں شخصوں میں غایت قرب ہو جاویگا
یا یہ کہا جاوے کہ دائرے کے وسط میں ایک خط کھینچو جس سے دایرے کی دو نصف ہو جاویں بیچ کا خط قاب ہے اور
دایرہ کے دو نصف دو قوسین ہیں ایک قوس عالم امکان ہے دوسری قوس عالم وجوب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
دونوں میں واسطہ ہیں ادہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق میں شامل ÷ خواص اس برزخ کبری میں ہر حرف منقوط کا ...

اول ما خلق اللہ نوری نور محمدی جس کو صوفیہ کرام حقیقت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں وہ واسطہ ہے درمیان خالق اور مخلوق کی اور واسطہ ایجاد عالم ہے اور برزخ کبریٰ ہے حق تعالے نے نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو سب مخلوقات سے پہلے پیدا کیا اور سرادقات قرب میں رکھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حمد الٰہی کی الحمد للہ کہا حق تعالیٰ کیطرف سے خلعت لولاک لما خلقتک و سمیتک محمدا عنایت ہوا اقتضاء آیت والنجم اذا ہوی اُس حقیقت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم نے نزول فرمایا ایجاد عالم شروع ہوا عرش وکرسی ساتوں آسمان کواکب عناصر اربعہ پیدا ہوئے ملائکہ پیدا ہوئے مفردات میں ترکیب ہوگئی معدنیات نباتات حیوانات پیدا ہوئی جنات پیدا ہوئے آدم پیدا ہوئے وہ نور پیشانی آدم میں ودیعت کیا وہ نور اولاد آدم کیطرف منتقل ہونا شروع ہوا بعثت فی خیر قرون بنی آدم قرنا بعد قرن حتی کنت فی قرنی الذی کنت فیہ کا وقت آیا آمنہ رضی اللہ عنہا کو وہ ملا ہاتف نے بشارت دی اور کہا کہ جب پیدا ہوں آپ کا نام محمد رکھنا آپکا یہ نام حقیقت کا تھا جب حضور نے اس عالم ناسوت کو مشرف کیا آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا نام محمد رکھا جسم مبارک بھی اُس نام کے ساتھ موسوم ہوا زمانہ صبا گیا جوانی آئی اکتالیسویں سال وحی اقرء نازل ہوئی تین برس وحی بند رہی تربیت تحمل مصائب شاقہ کی ہوئی بعد ازاں مدثر نازل ہوئی کافروں سے مقابلہ ہوا کوئی مجنون کہتا تھا کوئی ناسمجھ کوئی ٹیڑھی سمجھ کے ساتھ نسبت کرتا تھا طرح طرح کے مصائب شاقہ پہونچاتے تھے نو برس یہ تکالیف اٹھانے سے جسم مبارک میں وہ لطافت پیدا ہو گئی کہ روح کا ساتھ دے معراج کا بلانا ہوا دنی فتدلی فکان قاب قوسین الایۃ جسم مبارک مقام حقیقت کو پہونچا دنو اور تدلی اور ایحاء اور رویت یہ تشریفات واکرام واسطے جسم مبارک کی ہوئی والنجم میں انکا بیان ہے خلاصہ کلام ہمنے جو بیالیس احادیث وروایات نقل کی ہیں بعض تفسیر دنی فتدلی کی ہیں بعض قاب قوسین کی تفسیر ہیں بعض اوحی الی عبدہ ما اوحی کی ہیں بعض ما کذب الفواد ما رای کی تفسیر ہیں بعض ولقد راہ نزلۃ اخری کی تفسیر ہیں ہر قول الٰہی پر متعدد حدیثیں نقل کی ہیں تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ اون اکابر کے نزدیک یہ آیات معراج سے تعلق رکھتی ہیں اور ان آیات میں بیان قرب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حق تعالے سے بیان کیا گیا ہے شب معراج میں دنو اور تدلی اور ایحاء اور رویت کو جبرئیل علیہ السلام سے متعلق کرنا غلطی فاحش ہے خلاف عقل ونقل ہے ہم چند مقدمات بیان کرتے ہیں پہلا مقدمہ یہ بات مسلم ہے کہ عام مومنین انسان عام ملائکہ سے افضل ہیں خواص مومنین انسان خواص ملائکہ سے افضل ہیں رسل مومنین انسان رسل ملائکہ سے افضل ہیں دوسرا مقدمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سارے انبیا اور رسل سے افضل ہیں اسپر قولہ اللہ تعالےٰ کا دلیل ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض اور حدیث انا سید ولد آدم اور حدیث آدم ومن دونہ تحت لوائی دلیل ہے تیسرا مقدمہ جبرئیل علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صورت اصلیہ میں دو بار دیکھا ہے بیس برس تک پیہم وحی لاتے ہیں رمضان شریف میں ہر سال قرآن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دور کیا کرتے تھے سینکڑوں دفعہ اس عرصہ تئیس برس میں جبرئیل علیہ السلام سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی ہے احادیث اور سیر کی کتابیں ان بیانات سے بھری ہیں چوتھا مقدمہ مسئلہ ...

بارہویں سال بعد نزول وحی ایک سال قبل ہجرت سے یہ معراج ہوا ہے چاروں رسل ملائکہ جبریل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام
اسرافیل علیہ السلام عزرائیل علیہ السلام واسطے استقبال کی آئی تھی اور لاکھوں فرشتے ہمراہ لائے تھے جبریل علیہ السلام ہمراہ
رکاب سعادت رہے سدرۃ المنتہیٰ تک تفصیل اسکی احادیث اور روایات منقولہ میں پہلے گذر چکی اب ہم کہتے ہیں کہ ان معلقات
اور احادیث منقولہ مذکورہ کو دیکھکر کوئی عاقل جو ادنیٰ عقل بھی رکھتا ہے کبھی یہ حکم نہیں کر سکتا کہ حق تعالیٰ نے اس اہتمام سے
رسل ملائکہ کو لاکھوں فرشتے لشکر اسواسطے بھیجا تھا کہ یہاں آکر سیڑھی کے بڑے سے ملکر کھڑے ہو جاویں یا جبریل سے ملاقات کر جاویں
دوسری بات یہ کہ اس شب معراج میں جبریل علیہ السلام ہمراہ رکاب سعادت رہے علیحدہ ہوئے ہی نہیں وہاں جاکر دنو اور
قرب فراق کو چاہتا ہے جہاں اسوقت علیحدہ ہوئے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم رفرف پر سوار ہوکر عرش ہی کیطرف تشریف
فرما ہوئے ہیں خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم اسکو بیان فرماتے ہیں تیسری حدیث ابن عباس فتدلی الرفرف لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
مجلس علیہ ثم رفع فدنی من ربہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ فارقنی جبرئیل فانقطعت الاصوات فسمعت کلام ربی انتہی
ترجمہ رفرف آیا حضور اسپر بیٹھے بلندی کیطرف تشریف لیگئے پس قریب ہوئے رب سے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علیحدہ ہو گئے مجھسے جبریل
پس موقوف ہوئی آوازیں سنا میں نے کلام اپنے رب کو تیسری تنبیہ یہ چار حدیثیں صحیح مرفوع نقل کی ہیں کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیان فرمائی ہیں کہ دنی قریب ہوئے رب العزت مجھسے پس ہوگیا قاب قوسین اور کلام سنا میں نے رب اپنے کا اور دیکھا میں نے رب اپنے کو یہ تفسیری حضور صلے
علیہ وسلم نے بنص تفسیر آیت دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ماکذب الفواد ما رای کی تفسیر کے یہی معنے ہیں
کہ فاعل مفعول متعلقات کو بیان کر دیا اور یہی تفسیر منقول ہے اکابر صحابہ انس معاذ ابن جبل ابو ہریرہ عبد اللہ ابن مسعود ابن عباس عمر
ابو سعید خدری ضحاک وغیرہم رضی اللہ عنہم اور اکابر تابعین تبع تابعین وغیرہم سے کعب احبار شریک حسن بصری مالک بن دینار
عکرمہ ابو عمر ابن اسحق مجاہد امام جعفر صادق وکیع محمد ابن کعب امام احمد حنبل امام ابو الحسن اشعری ابو جعفر نقاش واسطی ابو الفتح
رازی ابو اللیث سمرقندی وغیرہ ناقلین بخاری مسلم نسائی ابن جریر طبرانی ابن مردویہ منذر ابن ابی حاتم ابن ابی ایاس
قاضی عیاض ابو یعلی بیہقی وغیرہم یہ اسماء مبارک ناقلین متقدمین قرون ثلثہ کی ہیں یا انسے ملنے والی ہیں اس سے
ظاہر ہو گیا کہ یہ آیات والنجم متعلق معراج ہیں نہ غار حرا سے اور دنی وغیرہ کا فاعل جبریل کو قرار دینا خلاف عقل و
نقل اور غلطی فاحش ہے اور وہ جو بعض صحابہ سے دنی جبریل منقول ہے وہ نقل ہے قول عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ ابتدا
کیا ہے الفاظ آیت سے بیان واقعہ غار حرا کو کہ جبریل علیہ السلام قریب ہوئے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ورنہ
لازم آویگا تضاد دونوں قولوں میں اور تناقض اور الزام آویگی تکذیب قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہذا آخر ما اردنا ایرادہ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین وصلے اللہ علی خیر خلقہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

ملنے کا پتہ — برحمتک یا ارحم الراحمین ١٩٢٧ء ١٣٤٥ ہجری — ملنے کا پتہ

تمت

جلیل احمد خاں محلہ گھیر نجو خاں رامپور — گوہر علی خاں گوہر تاجر کتب رامپور